NOT FOR SALE

4

درسی کتاب

اسلامیات

جماعت چہارم

قومی نصاب ۲۳-۲۰۲۲ء کے مطابق

نیشنل بک فاؤنڈیشن
بطور
وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد

National Book Foundation

مستحکم گلگت بلتستان — روشن پاکستان

وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان کا پیغام

عزیز طلبہ!

میرے لئے یہ نہایت اعزاز کی بات ہے کہ میں گلگت بلتستان کے تابناک مستقبل یعنی کہ طلبا و طالبات سے مخاطب ہوں۔ بحیثیت وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان، میں آپ کو نئے تعلیمی سال کے آغاز پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔

یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ تعلیم ہماری حکومت کی اولین ترجیح رہی ہے اور اس بات پر بھی پختہ یقین ہے کہ نوجوان نسل ہی قوموں کی ترقی اور کامیابی کا محور و مرکز ہوتے ہیں۔ لہٰذا آپ کا جوش و ولولہ، تجسس اور عزم وہ بنیادی ستون ہیں جن کے دم پر ہم گلگت بلتستان کا مستقبل تشکیل دے رہے ہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ اس بات کو سمجھیں کہ تعلیم کی سب سے زیادہ اہمیت ہے۔ یہ وہ اوزار ہے جس کی مدد سے آپ نہ صرف اپنی بلکہ اس خطے کی بھی تقدیر بدل سکتے ہیں۔ تعلیم آپ کو بااختیار بنا کر علم اور ہنر کے دروازے آپ پر وا کرتی ہے اور اس قابل بناتی ہے کہ آپ تخلیقی اور تنقیدی زاویہ نگاہ سے دنیا کو پرکھ سکیں تاکہ آپ مشکلات اور مصائب کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکیں۔ تعلیم آپ کو اس امر کے لئے بھی تیار کرتی ہے کہ آپ اپنی عملی زندگی میں دانشمندانہ فیصلہ سازی کرنے کے قابل بنیں اور ایک بہتر معاشرے کی تشکیل میں ایک کارآمد فرد کی حیثیت سے اپنا مثبت کردار ادا کر سکیں۔ اس وقت گلگت بلتستان میں ہم پر عزم ہیں کہ آپ کو بین الاقوامی معیار کے مطابق تعلیمی مواقع فراہم کر دیے جائیں۔ اس کے لئے حکومت اس وقت سکولوں کی تعمیر و مرمت اور اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت پر سرمایہ لگا رہی ہے۔ نیز اس بات کو بھی یقینی بنایا جا رہا ہے کہ سکولوں میں جدید طریقہ ہائے تدریس کو فروغ دیا جائے تاکہ طلبہ کو بہترین تعلیمی ماحول میسر ہو۔

میری خواہش ہے کہ آپ ان مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور جستجو کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائیں، سوال پوچھیں اور جواب ڈھونڈھیں تاکہ آپ اپنی دلچسپیوں کو دریافت کر سکیں۔ کیونکہ تعلیم کا مقصد صرف اچھے نمبر حاصل کرنے تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ آپ کو اپنی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے اور ایک دانا و بینا فرد بننے میں مدد دیتی ہے۔

مزید برآں، میں آپ کو تاکید کرتا چلوں کہ آپ اپنے اقدار کو پورے دل سے اپنائیں اور رواداری، تنوع پسندی اور برادری کے اس احساس پر عمل پیرا ہوں، جو ایک قوم کو جوڑے رکھتی ہے۔ نیز گلگت بلتستان کے مستقبل کے رہنما و مفید شہری ہونے کی حیثیت سے اس متنوع آبادی والے علاقے میں ہم آہنگی اور اتحاد و اتفاق کو فروغ دینے کی اہم ذمہ داری آپ کے کندھوں پر عائد ہوتی ہے۔

یاد رکھیں کہ کامیابی صرف محنت، لگن اور استقامت کے بل پر ملتی ہے۔ مشکلات سے کبھی مایوس نہ ہوں بلکہ مشکلات اور رکاوٹوں کو اپنے لئے سیکھنے کا ذریعہ سمجھیں اور آگے بڑھتے رہیں۔ آپ کے خوابوں اور آرزوؤں کا حصول ناممکن نہیں ہے کیونکہ ہم آپ کے خوابوں کو پورا کرنے میں آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ میں اپنے علاقے میں اور اس سے باہر کی دنیا میں آپ کی کامیابیوں اور خدمات کے تذکرے سننے کا متمنی رہوں گا۔ کیونکہ آپ کی کامیابی ہماری کامیابی ہے، اور مل جل کر ہی ہم ایک خوشحال اور روشن گلگت بلتستان کو پروان چڑھا سکتے ہیں۔

میں ایک بار پھر آپ کو نئے تعلیمی سفر کا آغاز کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اس دعا کے ساتھ کہ آپ کا یہ تعلیمی سفر کامیابیوں سے بھرپور ہو۔

آپ کا خیر اندیش

حاجی گلبر خان

وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان

National Book Foundation

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

درسی کتاب

اسلامیات

جماعت چہارم

قومی نصاب ۲۰۲۲-۲۳ء کے مطابق

National Book Foundation

نیشنل بک فاؤنڈیشن

وزارتِ وفاقی تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، حکومتِ پاکستان

©2023ء نیشنل بک فاؤنڈیشن بطور وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد
جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب یا اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی شکل میں
نیشنل بک فاؤنڈیشن کی باقاعدہ تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جا سکتا۔

درسی کتاب: **اسلامیات**

برائے جماعت چہارم

مصنفین: ڈاکٹر سلمان شاہد

عبدالرؤف ایسوسی ایٹ پروفیسر (ریٹائرڈ)

زیر نگرانی

ڈاکٹر مریم چغتائی

ڈائریکٹر، قومی نصاب کونسل سیکرٹریٹ

وزارت وفاقی تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت حکومت پاکستان، اسلام آباد

اراکین نظر ثانی کمیٹی

محمد ذاکر، نجی ادارہ، اسلام آباد۔ عظمٰی حامد، فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن

اراکین قومی نظر ثانی کمیٹی

ڈاکٹر فخر الزمان، پی سی ٹی بی۔ ظریف ہاشمی، آزاد جموں و کشمیر۔ ڈاکٹر عبدالقیوم اختر، جنوبی پنجاب۔ محمد ذاکر، نجی ادارہ، اسلام آباد

ڈاکٹر خلیل احمد کورائی، سندھ۔ شبانہ شاہین، خیبر پختونخوا۔ عظمٰی حامد، فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن، اسلام آباد۔ سید سجاد علی شاہ، گلگت بلتستان۔ ڈاکٹر عبدالمجید شاہ، بلوچستان

ڈیسک آفیسر

منصورہ ابراہیم، ایجوکیشن آفیسر (این سی سی)

انتظامیہ: نیشنل بک فاؤنڈیشن

اشاعت اول۔ طباعت اول: دسمبر 2023ء | صفحات: |110 تعداد: 22382

قیمت: -/200

کوڈ: STU-482، آئی ایس بی این: 978-969-37-1492-0

طابع: فریدیہ آرٹ پریس انٹرنیشنل، لاہور

نیشنل بک فاؤنڈیشن کی دیگر مطبوعات کے بارے میں معلومات کے لیے رابطہ کیجیے

ویب سائٹ: www.nbf.org.pk یا فون: 051-9261125

یا ای میل: books@nbf.org.pk

نوٹ: مستند احادیث کے حوالے سے سنی اور شیعہ مآخذ کی کتب کے حوالے فراہم کرنے پر ہم نیشنل کریکولم کونسل، اسلام آباد کے شکر گزار ہیں۔

National Book Foundation

پیش لفظ

اسلامیات کی یہ درسی کتاب برائے جماعت چہارم قومی نصاب ۲۳-۲۰۲۲ء کے مطابق تیار کی گئی۔

اس کتاب میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ قومی نصاب کے مطابق طلبہ میں اسلامی جذبہ اُبھرے، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی محبت پیدا ہو، سیرت کی تشکیل میں مدد ملے اور وطن عزیز سے محبت پیدا ہو جائے۔ ایک دوسرے کے خیال کرنے والے بن جائیں۔

نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی تیار کردہ اس کتاب میں اسلام کے بنیادی عقائد، عبادات اور تعلیمات کو آسان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ سے مستند حوالے دیے گئے ہیں۔ اساتذۂ کرام سے گزارش ہے کہ وہ طلبہ کو اسلامی تعلیمات اچھی طرح ذہن نشین کرائیں تا کہ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور دینی تعلیمات سے محبت پیدا ہو اور وہ ان تعلیمات کی روشنی میں زندگی گزاریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین!

حتیٰ الامکان کوشش کی گئی ہے کہ کتاب غلطیوں سے پاک ہو۔ حکومتِ پاکستان کی ہدایات کے مطابق کتابوں میں اس بات کو بھی یقینی بنایا گیا ہے کہ مختلف حوالوں سے وزارتِ مذہبی امور کی جانب سے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی ذاتِ گرامی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے جو نوٹیفکیشن جاری ہوا ہے اس پر بھی مکمل طور پر عمل کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ قرآنی آیات کا ترجمہ متفقہ ترجمہ قرآن مجید سے لیا گیا ہے جب کہ قرآنی رسم الخط انجمنِ حمایتِ اسلام کے نسخے کے عین مطابق ہے۔

یہاں یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ معیار کی رفعت، تدریسی حاصلات، ذہنی رسائی اور عمدہ اسلوب کی پیروی ہمارا نصب العین ہے۔ مصنفین نے اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی سی کوشش کی ہے تاہم آپ سے گزارش ہے کہ اس کتاب میں کسی قسم کی لسانی اور علمی نوعیت کی غلطیاں پائیں تو ہمیں آگاہ فرمائیں اور مزید بہتری کے لیے تجاویز پیش کریں تا کہ اگلے ایڈیشن میں ان کی درستی کی جاسکے۔ تعاون کے لیے ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہو گا۔

ڈاکٹر راجہ مظہر حمید

مینجنگ ڈائریکٹر

National Book Foundation

فہرست

باب اوّل۔ قرآن مجید وحدیث نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
ا	ناظرۂ قرآن مجید	1
ب	حفظ قرآن مجید	2
ج	حفظ و ترجمہ	4
د	حدیث نبوی	6
ہ	دعائیں (زبانی)	8

باب دوم۔ ایمانیات وعبادات

الف: ایمانیات

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
1	فرشتوں پر ایمان	11
2	آسمانی کتابوں اور صحائف پر ایمان	15

ب: عبادات

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
1	روزہ (صوم)	19
2	حقوق اللہ	23
3	تلاوت قرآن مجید	27

باب سوم۔ سیرت طیّبہ

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
1	نزولِ وحی کا واقعہ	31
2	دعوت و تبلیغ	35
3	ہجرتِ حبشہ (اولیٰ و ثانیہ)	39
4	شعبِ ابی طالب	44
5	عام الحزن	48
6	سفرِ طائف	52

باب چہارم۔ اخلاق وآداب

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
1	سادگی	56
2	آدابِ مجلس	60
3	وقت کی پابندی	64

باب پنجم۔ حُسنِ معاملات و معاشرت

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
1	دیانت داری	68
2	حقوق العباد (خدمت خلق)	72
3	وطن سے محبت (ذمہ دار شہری)	76

باب ششم۔ ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
1	حضرت ابراہیم علیہ السلام	80
2	حضرت موسیٰ علیہ السلام	84
3	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	88
4	حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	92

باب ہفتم۔ اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
1	صفائی کی ضرورت و اہمیت	96
2	پانی کی اہمیت	100

National Book Foundation

باب اوّل

قرآن مجید و حدیث نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

(ا) ناظرہ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- قرانِ مجید کے پارہ ۹ تا ۱۸ کی تجوید کے ساتھ تلاوت کر سکیں اور دورانِ تلاوت مخارج اور رموزِ اوقاف کا خیال رکھ سکیں۔

علم	صلاحیت
• رموزِ اوقاف اور دُرست تلفظ سے آگاہ ہوں۔	• پارہ نمبر ۹ تا ۱۸ کی تلاوت قواعد کے مطابق کریں۔ • دورانِ تلاوت آدابِ تلاوت کا خیال رکھیں۔

اس جماعت میں آپ پارہ نمبر 9 تا 18 (10 پارے) ناظرۂ قرآن مجید پڑھیں گے۔

- 9 قَالَ الْمَلَاُ
- 10 وَاعْلَمُوْٓا
- 11 يَعْتَذِرُوْنَ
- 12 وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ
- 13 وَمَآ اُبَرِّئُ
- 14 رُبَمَا
- 15 سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ
- 16 قَالَ اَلَمْ
- 17 اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ
- 18 قَدْ اَفْلَحَ

آداب

ا۔ قرآن مجید کی تلاوت کے وقت جسم لباس اور جگہ پاک ہونے چاہئیں۔

۲۔ تلاوت کے وقت باوضو ہونا چاہیے۔

۳۔ تلاوت کے وقت قبلہ رو رہنا چاہیے۔

۴۔ قرانِ مجید کو کسی اونچی جگہ یا رحل پر رکھنا چاہیے۔

۵۔ تلاوت ٹھہر ٹھہر کر ترتیل سے کرنی چاہیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- مخارج اور صفات ایک تصویری چارٹ کی صورت میں کمرا جماعت میں آویزاں کیے جائیں۔
- **روزانہ کم از کم ایک رکوع صحیح تلفظ، تجوید اور روانی کے ساتھ دہرائیں اور والدین کو سنائیں۔**
- **کسی مشہور قاری کی آواز میں پارہ نمبر 9 تا پارہ نمبر 18 میں سے ایک یا دو رکوع کی قراءت سنیں تا کہ آپ کا تلفّظ درست ہو سکے۔**

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو ناظرہ قرآن مجید صحیح تلفظ اور تجوید کے ساتھ پڑھائیں اور طلبہ کے درمیان ناظرہ قرآن مجید کے مقابلے منعقد کروائیں اور بہتر کارکردگی دکھانے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں۔
- طلبہ کی قرأت کی درستی کے لیے کسی معروف قاری کی آواز میں طلبہ کو مجوزہ پاروں کی قرأت سنوائیں۔

National Book Foundation

(ب) حفظ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- سورۃ الماعون اور سورۃ الکافرون کو حفظ کر سکیں اور انھیں درست تلفظ کے ساتھ نماز میں اور نماز کے علاوہ زبانی تلاوت کر سکیں۔

علم	صلاحیت
• سورۃ الماعون اور سورۃ الکافرون سے واقفیت حاصل کریں۔	• مذکورہ سورتوں کو حفظ کر کے تجوید کے ساتھ نماز اور نماز کے علاوہ تلاوت کریں۔

سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ﴿۱﴾ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ﴿۲﴾ وَلَا یَحُضُّ
عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ﴿۳﴾ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ﴿۴﴾ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِہِمْ
سَاھُوْنَ ﴿۵﴾ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ﴿۶﴾ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿۷﴾

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم

"تم قرآن مجید پڑھو اس لیے کہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔" (صحیح مسلم، حدیث: 1874)

National Book Foundation

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ(۱) لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ(۲) وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ
اَعْبُدُ ۚ(۳) وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ(۴) وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ(۵) لَكُمْ
دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۠(۶)

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سورۃ الماعون اور سورۃ الکافرون کے پس منظر سے متعلق معلومات اکٹھی کر کے لائیں۔
- دی گئی سورتوں کو درست تلفظ اور روانی کے ساتھ بار بار دہرائیں۔
- سبق میں دی گئی سورتیں یاد کر کے ایک دوسرے کو سنائیں۔
- طلبہ سورتیں خود بھی یاد کریں اور اپنے ساتھیوں کی بھی مدد کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو پہلے سے حفظ کردہ سورتوں کا اعادہ کروایا جائے اور قرأت کی درستی کے لیے مذکورہ بالا سورتیں کسی معروف قاری کی آواز میں سنوائیں۔
- طلبہ کے مابین مقابلہ حسن قرأت کروائیں اور بہتر کارکردگی والے طلبہ کو انعامات دیے جائیں۔

National Book Foundation

(ج) حفظ و ترجمہ

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى کو مع ترجمہ یاد کر سکیں اور ان کے معنیٰ و مفہوم کو جان کر انھیں اپنی نمازوں میں پڑھ سکیں۔
- سورۃ الکوثر کا ترجمہ یاد کر سکیں اور التحیات کے ترجمے سے آگاہ ہو سکیں۔

علم	صلاحیت
• رکوع، قومہ، سجدے اور تشہد کی تسبیحات کے معانی و مفاہیم سے واقف ہوں۔ سورۃ الکوثر کے پس منظر سے آگاہ ہوں۔ سورۃ الکوثر کا ترجمہ یاد کر سکیں۔	• نماز پڑھتے وقت تسبیحات کے معانی و مفاہیم کو ذہن میں رکھیں۔ • رکوع، قومہ، سجدے اور تشہد کی تسبیحات التحیات اور سورۃ الکوثر کے معنیٰ و مفہوم کو جان کر انھیں اپنی نمازوں میں پڑھیں۔

اس سورت میں رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو خیرِ کثیر کی بشارت دی گئی ہے اور یہ کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نسبی و روحانی نسل تا قیامت باقی رہے گی۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی امت کثیر ہو گی اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا دشمن بھی بے نام و نشان رہے گا۔

مزید جانیے!

قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت، سورۃ البقرۃ ہے اور سب سے چھوٹی سورۃ الکوثر ہے۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِنَّاۤ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿1﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿2﴾ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿3﴾

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ!) بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی۔ تو آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل (اور بے نام و نشان) رہے گا۔

National Book Foundation

کلماتِ نماز

نماز کی حالت میں رکوع کے دوران تین مرتبہ یہ کلمات ادا کریں۔

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ ؕ ترجمہ: پاک ہے میرا پروردگار جو بڑی عظمت والا ہے۔

قومہ کی حالت میں جو کلمات ادا کیے جاتے ہیں وہ یہ ہیں۔

مزید جانیے!

رکوع سے اٹھنے کے بعد کی حالت کو قومہ کہتے ہیں۔

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ ؕ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے سن لی اس شخص کی بات جس نے اس کی تعریف بیان کی۔

رَبَّنَا لَکَ الۡحَمۡدُ ؕ ترجمہ: اے ہمارے رب! سب تعریفیں آپ کے لیے ہیں۔

سجدہ میں تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھی جاتی ہے۔

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی ؕ ترجمہ: پاک ہے میرا پروردگار جو اونچی شان والا ہے۔

نماز کی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا ضروری ہے۔ اس حالت میں التحیات پڑھی جاتی ہے۔ اسے تشہد کہتے ہیں۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحۡمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیۡنَ، اَشۡهَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ

تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے سلامتی، رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلامتی نازل ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد۔(خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- ان کلمات کو ایک چارٹ پر لکھ کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- سورۃ الکوثر اور دیے گئے کلمات کو یاد کریں اور ان کے مفاہیم ذہن میں رکھ کر ان کو اپنی نمازوں میں پڑھیں۔
- **ان کلمات کو یاد کرنے میں اپنے ساتھیوں کی مدد کریں اور ایک دوسرے کو سنائیں۔**

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو اہم کلمات صحیح تلفظ کے ساتھ یاد کروائیں اور ان کلمات کے معنیٰ و مفہوم سے آگاہ کریں۔
- طلبہ کو تاکید کریں کہ وہ اپنے والدین سے نماز کا طریقہ سیکھیں۔

National Book Foundation

(د) حدیث نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- پانچ مختصر صحیح احادیث مبارکہ سمجھ سکیں (بمطابق ضمیمہ)۔ ان احادیث کو سمجھ کر روز مرہ زندگی میں ان کی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔

علم	صلاحیت
• احادیث مُبارکہ کی اہمیت سے واقف ہوں۔ • احادیث مُبارکہ کے معانی و مفاہیم سے آگاہ ہوں۔	• اپنی روز مرہ کی زندگی میں ان احادیث مبارکہ کی تعلیمات پر عمل کریں۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم **نے اپنی زندگی میں جو کام کیے یا جو باتیں ارشاد فرمائیں اُن کو حدیث کہتے ہیں۔** احادیث مُبارکہ قرآن مجید کی تشریح و توضیح ہے لہٰذا اسلام کو سمجھنے کے لیے قرآن مجید کے ساتھ ساتھ حدیث کو جاننا ضروری ہے۔

مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ۔

ترجمہ: جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

(جامع ترمذی: 1955) (مستدرک الوسائل، ج:12، ص:359)

لَا يَرْحَمُ اللهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (صحیح بخاری: 7376)
(مستدرک الوسائل، ج:9، ص:56)

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔

ترجمہ: چغل خور جنت میں نہ جائے گا۔ (صحیح بخاری: 6056) (من لا یحضرہ الفقیہ، ج:7، ص:7)

اِنَّ مِنۡ اَحَبِّكُمۡ اِلَیَّ اَحۡسَنَكُمۡ اَخۡلَاقًا

ترجمہ: تم میں سے وہ شخص میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے جو اچھےؑ اخلاق والا ہے۔

(صحیح بخاری: 3759) (الکافی، ج:2، ص:103)

لَا یَدۡخُلُ الۡجَنَّةَ مَنۡ لَّا یَأۡمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔

ترجمہ: وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے پڑوسی اس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ رہے۔

(صحیح مسلم: 172) (مستدرک الوسائل، ج:4، ص:422)

سرگرمیاں برائے طلبہ

- مثالوں کی مدد سے احادیث کے مفہوم کی وضاحت کی جائے۔
- تین احادیث پر مشتمل خوب صورت چارٹ تیار کر کے کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- روزانہ طلبہ اسمبلی میں ایک حدیث مع ترجمہ سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو حدیث کے بارے میں مزید معلومات مہیا کریں۔ اور ان کو ان احادیث پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔
- احادیث کے مفہوم کو عملی زندگی سے مثالیں دے کر واضح کریں۔

National Book Foundation

(ہ) دعائیں (زبانی)

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- ان دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی روزمرہ زندگی میں پڑھنے کے عادی ہو سکیں۔

علم	صلاحیت
• دعاؤں کو پڑھنے کی اہمیت و فضیلت سے آگاہ سکیں۔ • دعاؤں کے معانی و مفاہیم سے واقف ہو سکیں اور درست تلفظ کے ساتھ یاد سکیں۔ • چھے اسمائے حسنیٰ مع معانی پڑھ سکیں۔	• دعاؤں کو اپنی روزمرہ زندگی میں پڑھنے کے عادی بنیں۔

پیارے نبی حضرت محمد خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **نے ہر کام کی دعا سکھائی ہے۔ روزمرہ زندگی میں ان دعاؤں کو پڑھنا برکت اور حفاظت کا باعث ہے۔ اس لیے آپ ان کو اپنی عادت کا حصہ بنائیں۔**

فرمانِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ!

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔ (سنن ابن ماجہ: 3829)
(بحار الانوار، ج:90، ص:301)

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں بُرے جنّات مذکر مؤنث سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(صحیح بخاری: 6322) (الوافی، ج:6، ص:119)

بیت الخلاء سے باہر نکلنے کی دعا

غُفْرَانَكَ۔

ترجمہ: (اے اللہ!) میں تیری بخشش چاہتا ہوں۔ (سنن ابن ماجہ: 300)

یاد رکھیے!

دعائیں پڑھنا پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّت ہے۔

National Book Foundation

1	اَلْمُصَوِّرُ	صورت بنانے والا
2	اَلْغَفَّارُ	بہت بخشنے والا
3	اَلْقَهَّارُ	سب پر غالب
4	اَلْوَهَّابُ	بہت عطا فرمانے والا
5	اَلرَّزَّاقُ	رزق دینے والا
6	اَلْفَتَّاحُ	کھولنے والا، فیصلہ کرنے والا

National Book Foundation

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سبق میں شامل تمام دعائیں شوق اور لگن سے یاد کریں اور ان دعاؤں کو موقع کی مناسبت سے پڑھنے کی مشق کریں۔
- مذکورہ دعاؤں اور اسمائے حسنیٰ کو ایک چارٹ پر لکھ کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- دعائیں یاد کرنے میں اپنے ساتھیوں کی مدد کریں۔
- بیت الخلاء میں طہارت وصفائی کا خیال رکھیں اور بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد صابن سے ہاتھ دھونے کی عادت اپنائیں۔

برائے اساتذۂ کرام

- طلبہ کو یہ دعائیں یاد کروائیں اور سنت نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا کریں۔
- طلبہ کو تاکید کریں کہ وہ ان دعاؤں کو اپنی روزمرہ زندگی میں ضرور پڑھا کریں۔

باب دوم

ایمانیات و عبادات

(الف) ایمانیات

(1) فرشتوں پر ایمان

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

علم	صلاحیت
• فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق جان کر یہ سمجھ لیں کہ وہ گناہوں سے پاک ہیں۔ • معصوم تمام فرشتوں پر ایمان لانے کے حکم سے آگاہ ہو سکیں۔ • مشہور فرشتوں کے نام اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کردہ ذمہ داریوں سے آگاہ ہو سکیں۔	• چند مشہور فرشتوں کے ناموں اور ذمہ داریوں کے متعلق گفتگو کر سکیں۔ • یہ بتا سکیں کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ ان کی مدد کی محتاج ہر گز نہیں۔

فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں۔ فرشتوں کو کھانے، پینے اور سونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذمے جو کام لگا رکھے ہیں، اُن کو پوری ذمہ داری سے انجام دیتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

مزید جانیے!

حضرت جبریل علیہ السلام کا لقب روح الامین ہے۔

لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○ (سورۃ التحریم، آیت: 6)

ترجمہ: (فرشتے) کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔

فرشتوں کی اصل تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات، اُس کے رسولوں، کتابوں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنا ضروری ہے اُسی طرح تمام فرشتوں پر ایمان رکھنا بھی ضروری ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے

وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ

ترجمہ: اور آپ کے ربّ کے لشکروں کو اس (اللہ) کے سوا کوئی نہیں جانتا (سورۃ المدثّر، آیت: 31)

مشہور فرشتوں کے نام اور کام درج ذیل ہیں:

حضرت جبریل علیہ السّلام: نبیوں اور رسولوں کے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام (وحی) لے کر آتے تھے۔

حضرت میکائیل علیہ السّلام: یہ بارش کا انتظام کرنے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کا کام کرتے ہیں۔

حضرت اسرافیل علیہ السّلام: یہ قیامت کے روز صور پھونکیں گے۔

حضرت عزرائیل علیہ السّلام: یہ تمام مخلوقات کی روح نکالنے پر مقرر ہیں۔

National Book Foundation

مزید جانیے!

حضرت عزرائیل علیہ السّلام کو ملک الموت (موت کا فرشتہ) بھی کہا جاتا ہے۔

فرمانِ الٰہی

اور جو (فرشتے) اس کے پاس ہیں وہ نہ اس کی عبادت سے تکبّر کرتے ہیں اور نہ ہی تھکتے ہیں۔ وہ دن اور رات تسبیح بیان کرتے ہیں وہ سُستی نہیں کرتے۔ (سورۃ الانبیاء: ۱۹، ۲۰)

اس کے علاوہ دیگر اہم فرشتوں کے نام درج ذیل ہیں:

کراماً کاتبین: کراماً کاتبین کا مطلب ہے معزز لکھنے والے۔ یہ فرشتے انسان کے اعمال لکھتے ہیں۔ دائیں طرف والا فرشتہ نیکیاں اور بائیں طرف والا برائیاں لکھتا ہے۔ فجر اور عصر کے وقت یہ فرشتے تبدیل ہو جاتے ہیں۔

منکر نکیر: انسان کے مرنے کے بعد جو فرشتے قبر میں سوال کرتے ہیں اُن کو منکر نکیر کہا جاتا ہے۔

محافظ فرشتے: اللہ تعالیٰ نے انسان کی حفاظت کے لیے اُس کے آگے اور پیچھے کچھ فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو اُس کے حکم سے انسان کی حفاظت کرتے ہیں اور نقصان دہ چیزوں سے بچاتے ہیں۔

جنت پر مقرر فرشتے کو "رضوان" اور جہنم پر مقرر فرشتے کو "مالک" کہا جاتا ہے۔ ساتویں آسمان پر فرشتوں کا کعبہ بیت المعمور ہے روزانہ وہاں ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور ایک مرتبہ جو پڑھ کر نکل جاتا ہے وہ پھر کبھی اس میں داخل نہیں ہوتا۔ (صحیح بخاری: ۳۲۰۷)

فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرتے ہیں اور دنیا کے کاموں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق انجام دیتے ہیں لیکن یہ بھی جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کاموں کے لیے فرشتوں یا کسی اور مخلوق کے محتاج نہیں ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے فرشتوں کو مختلف ذمہ داریاں دی ہیں۔

ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کا ہر حکم مانیں تاکہ وہ ہم سے راضی ہو۔

مشق

۱۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ **اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا کیا:**

الف۔ مٹی سے ب۔ آگ سے ج۔ نور سے د۔ پانی سے

ب۔ ساتویں آسمان پر فرشتوں کے کعبہ کا نام کیا ہے:

الف۔ بیت اللہ ب۔ بیت المقدس ج۔ بیت المعمور د۔ بیت الحرم

ج۔ **فرشتوں کی اصل تعداد کا علم ہے:**

الف۔ اللہ تعالیٰ کو ب۔ انبیائے کرام علیہم السلام کو ج۔ اولیائے کرام رحمہم اللہ کو د۔ کسی کو بھی نہیں۔

د۔ انسان کے دائیں طرف والا فرشتہ کیا لکھتا ہے:

الف۔ رزق ب۔ بارش ج۔ برائیاں د۔ نیکیاں

ہ۔ انسان کے اعمال لکھنے والے فرشتے کون سے ہیں:

الف۔ محافظ فرشتے ب۔ منکر نکیر ج۔ رحمت کے فرشتے د۔ کراماً کاتبین

2۔ کالم الف کو کالم ب سے ملائیے۔

کالم الف	کالم ب
حضرت جبرائیل علیہ السلام	صور پھونکنا
حضرت میکائیل علیہ السلام	روح نکالنا
حضرت اسرافیل علیہ السلام	نبیوں کی طرف وحی لے کر آنا
حضرت عزرائیل علیہ السلام	بارش اور روزی پہنچانا

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ فرشتے کس چیز سے پیدا کیے گئے؟ ب۔ چار بڑے فرشتوں کے نام لکھیں۔

ج۔ فرشتوں کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔ د۔ بیت المعمور کے بارے میں ایک حدیث لکھیں۔

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ فرشتوں پر ایمان اور اس کی اہمیت بیان کریں۔

ب۔ چار بڑے فرشتوں کے علاوہ بعض دیگر فرشتوں کے نام اور ذمہ داریاں لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- مشہور فرشتوں کے نام اور اُن کی ذمہ داریوں پر مشتمل چارٹ تیار کریں اور کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- کائنات میں ایسی نشانیوں کی فہرست بنائیں جس میں فرشتوں کی خدمات کا اظہار ہوتا ہو۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو فرشتوں کے بارے میں مزید معلومات دیں۔
- غزوۂ بدر کے حوالے سے فرشتوں کی مدد کے واقعات بچوں کو بتائے جائیں۔

National Book Foundation

(2) آسمانی کتابوں اور صحائف پر ایمان

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ وہ

علم	صلاحیت
• آسمانی کتابوں پر ایمان کی اہمیت اور حکم سے آگاہ ہو سکیں۔ • آسمانی کتابوں کے نام اور جن انبیائے کرام علیھم السلام پر یہ کتابیں نال ہوئیں ان کے اسمائے گرامی جان سکیں۔ • آسمانی کتابوں میں سے قرآن مجید کی فضیلت و انسانی زندگی میں اس کی اہمیت جان سکیں۔	• آسمانی کتابوں پر ایمان پختہ کر سکیں۔ • قرآن مجید سے قبل آنے والی آسمانی کتابوں کے احکام کے منسوخ ہونے کے متعلق جان سکیں۔ • قرآن مجید کی فضیلت اپنے الفاظ میں مختصراً بیان کر سکیں۔

یاد رکھیے!

آسمانی کتابوں کے مختصر اجزاء کو صحیفہ کہتے ہیں۔
صحیفہ صحف کی جمع ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے جو کتابیں نازل کیں، اُن کو آسمانی یا الہامی کتابیں کہا جاتا ہے۔ یہ کتابیں **اللہ تعالیٰ** نے اپنے نبیوں اور رسولوں پر نازل کیں۔ بعض انبیاء کرام علیھم السلام کو کتابوں کی بجائے صحیفے دیے گئے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو صحیفے دیے گئے ان کو صُحفِ ابراہیم کہا جاتا ہے۔

چار آسمانی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

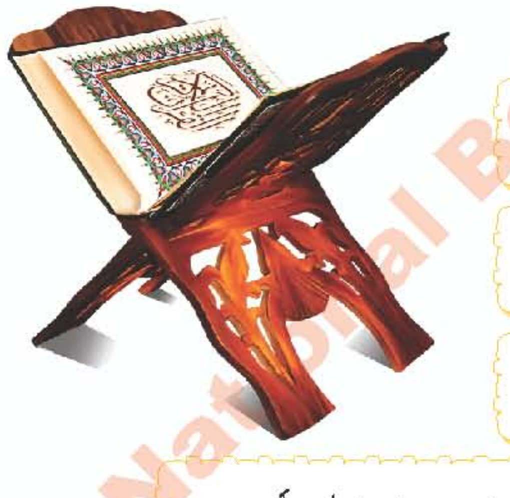

توراتِ مقدس: یہ کتاب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

زبورِ مقدس: یہ کتاب حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

انجیلِ مقدس: یہ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

قرآن مجید یہ کتاب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوئی۔

سابقہ کتابوں کی تعلیمات برحق تھیں۔ قرآن مجید ان تمام کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ اس لیے قرآن مجید کے ساتھ ساتھ ان کتابوں پر ایمان رکھنا بھی ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد ان کے احکام منسوخ ہو چکے ہیں اور اب صرف قرآن مجید پر عمل کیا جائے گا۔ **اللہ تعالیٰ** کا ارشاد ہے:

بلکہ نیکی تو اُس کی ہے جو ایمان لایا اللہ اور آخرت کے دن پر اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر (سورۃ البقرۃ، آیت، ۱۷۷)

National Book Foundation

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ یہ عربی زبان میں نازل ہوا۔ قرآن مجید سے پہلے جو کتابیں نازل ہوئی تھیں، وہ کسی خاص زمانے اور علاقے کی طرف بھیجی جاتی تھیں۔ جب کہ قرآن مجید کو دنیا کے تمام انسانوں کے لیے بھیجا گیا ہے۔ یہ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ (سورۃ الحجر، آیت: 9)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے (اس) ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور بے شک ہم ہی اِس کی ضرور حفاظت فرمانے والے ہیں۔

فرمانِ الٰہی!

ترجمہ: (یہ) کتاب جو ہم نے آپ پر نازل فرمائی ہے، بہت بابرکت ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ عقل مند لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔ (سورۃ ص، آیت: ۲۹)

یہ کتاب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوئی۔ جس طرح آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ختم نبوت پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ اُسی طرح قرآن مجید کے آخری الہامی کتاب ہونے پر بھی ایمان رکھنا ضروری ہے۔ اب قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے ہدایت کا واحد ذریعہ یہی کتاب ہے۔ اس کی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہی تمام انسانوں کی نجات ہے۔

نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ قرآن مجید سفارش کرے گا اور اس کی سفارش قبول کی جائے گی اور یہ بحث کرے گا اور اس کی تصدیق کی جائے گی جس نے اسے اپنے سامنے رکھا تو یہ جنت کی طرف اس کی رہنمائی کرے گا اور جس نے اس کو اپنی پشت کے پیچھے رکھا یہ اس کو جہنم کی طرف لے کر جائے گا۔ (صحیح ابن حبان، حدیث: ۱۲۴)

قرآن مجید ایک مکمل اور جامع کتاب ہے۔ یہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اس کا ایک ایک حرف محفوظ ہے۔ یہ ایک بے مثال کتاب ہے۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں قرآن مجید کی تلاوت کرنے، اس کو یاد کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن مجید کی باقاعدگی سے تلاوت کریں۔ اس کو پڑھیں، یاد کریں اور اس کی تعلیمات پر عمل کریں۔

National Book Foundation

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابیں نازل کیں۔

الف۔ نبیوں اور رسولوں پر
ب۔ فرشتوں پر
ج۔ جنوں پر
د۔ عام انسانوں پر

ب۔ آخری آسمانی کتاب ہے۔

الف۔ زبور مقدس
ب۔ تورات مقدس
ج۔ انجیل مقدس
د۔ قرآن مجید

ج۔ تمام آسمانی کتابوں کی تعلیمات کی تصدیق کرنے والی کتاب کا نام ہے۔

الف۔ زبور مقدس
ب۔ تورات مقدس
ج۔ انجیل مقدس
د۔ قرآن مجید

د۔ قرآن مجید کی زبان ہے۔

الف۔ عربی
ب۔ اردو
ج۔ انگریزی
د۔ فارسی

ہ۔ قرآن مجید نازل کیا گیا۔

الف۔ ایک ملک کے لیے
ب۔ ایک قوم کے لیے
ج۔ ایک خطے کے لیے
د۔ دنیا کے سب انسانوں کے لیے

National Book Foundation

2- کالم الف کو کالم ب سے ملائیے۔

کالم الف	کالم ب
تورات مقدس	حضرت عیسیٰ علیہ السلام
زبور مقدس	حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ
انجیل مقدس	حضرت موسیٰ علیہ السلام
قرآن مجید	حضرت داؤد علیہ السلام

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ آسمانی کتابوں سے کیا مراد ہے؟

ب۔ صحیفہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ قرآن مجید کی حفاظت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

د۔ قرآن مجید کی فضیلت پر ایک حدیث لکھیں۔

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن مجید کی اہمیت اور فضیلت بیان کریں۔

ب۔ قرآن مجید کی چند خصوصیات تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- آسمانی کتابوں کے نام مع انبیائے کرام علیہم السلام کے نام کا ایک چارٹ بنائیں اور کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- عہد نبوی میں قرآن مجید کن کن چیزوں پر لکھا گیا۔ اساتذہ کرام اور والدین کی مدد سے جواب معلوم کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو آسمانی کتابوں کے بارے میں آسان اور سادہ پیرائے میں سمجھائیں۔
- اور اس میں آج تک کسی بھی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہوئی اور نہ ہی قیامت تک ہوگی۔

National Book Foundation

(ب) عبادات

(1) روزہ (صوم)

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

علم	صلاحیت
• ارکانِ اسلام کا تعارف حاصل کر سکیں۔ • روزے کا معنی و مفہوم، فرضیت، اہمیت و فضیلت کے متعلق جان سکیں۔ • رمضان المبارک میں اعتکاف اور شب قدر کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔	• روزے کے حقیقی مقاصد اور فوائد کے متعلق گفتگو کر سکیں۔ • رمضان المبارک میں عبادت کرنے کی ترغیب اور اس کے فضائل سے آگاہ ہو کر اس کا احترام کرنے والے بن سکیں۔ • قرآن مجید کی فضیلت اپنے الفاظ میں بیان کر سکیں۔

ارکانِ اسلام:

ارکانِ اسلام سے مراد اسلام کے وہ بنیادی احکام ہیں جن پر اسلام کی عمارت قائم ہے۔ یہ ارکان دین اسلام کے لیے بمنزلہ ستون کے ہیں۔ احادیث کی رو سے دین اسلام کے پانچ ارکان ہیں: کلمہ شہادت، نماز، زکوۃ، حج، روزہ

روزہ کا معنی و مفہوم

عربی زبان میں روزے کو صوم کہتے ہیں۔ صوم کا مطلب ہے: کسی چیز سے رکنا اور اُس کو ترک کرنا۔ شریعت کی اصطلاح میں صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے سے رک جانے اور دیگر خواہشات کو ترک کرنے کا نام روزہ ہے۔

روزے کی فرضیت و فضیلت

روزہ اسلام کا بنیادی رکن اور ایک اہم عبادت ہے۔ روزہ ہر عاقل اور بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ جس طرح روزے امت مسلمہ پر فرض کیے گئے ہیں، اُسی طرح یہ پہلی امتوں پر بھی فرض تھے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (سورۃ البقرۃ، آیت: 183)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم (نافرمانی سے) بچ سکو۔

National Book Foundation

روزے کا مقصد انسان کے اندر تقویٰ کی صفت پیدا کرنا ہے۔تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے ڈر سے برے کاموں سے بچ جائے۔

قرآن مجید کی رو سے روزہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔البتہ جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو، اُسے روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے لیکن بعد میں رکھنا ضروری ہے۔

فرمانِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے۔ (صحیح بخاری:1896)
(مستدرک الوسائل ومستنبط المسائل، ج:7،ص:503)

روزے کے اجروثواب کے بارے میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

آدمی کا ہر عمل دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سوائے روزے کے کیونکہ وہ میرے لیے ہے میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا۔(سنن ابن ماجہ:3823)(من لایحضرہ الفقیہ، ج:4،ص:74)

روزے کے فوائد

- دن بھر بھوکا پیاسا رہنے کی وجہ سے روزے دار کے دل میں غریبوں کے لیے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔
- روزہ دار کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت زیادہ اجر ملتا ہے۔
- روزہ بہت سے گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔
- روزے دار کی دعا قبول ہوتی ہے۔
- روزہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب اور رضا حاصل ہوتی ہے۔
- رمضان المبارک کا مہینہ معاشرے میں بھائی چارے اور محبت کے جذبات کو پروان چڑھاتا ہے۔

رمضان المبارک کے آخری دس دن مسجد میں اعتکاف کرنا نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت ہے۔
اعتکاف اسے کہتے ہیں کہ عبادت کی نیت سے مسجد میں قیام کرے اور بلا ضرورت مسجد سے باہر نہ نکلے اور عبادت میں مشغول رہے۔

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف فرماتے تھے اور عبادت کا اہتمام کرتے اور شبِ بیداری فرماتے تھے۔ اور وفات تک آپ کا یہی معمول رہا۔ اعتکاف کرنے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ معتکف کو شبِ قدر بھی نصیب ہو جاتی ہے۔ آخری عشرے میں لیلۃ القدر کی تلاش بھی کرنی چاہیے۔ یہ رمضان المبارک کی آخری پانچ طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے۔ یہ بہت ہی خیر و برکت والی رات ہے۔ یہ رات ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔

رمضان المبارک کے مہینے کا احترام ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے یہ عبادت اور صبر کا مہینہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک میں زیادہ سے زیادہ عبادت کریں۔ اور ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں۔ اس مہینے میں کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کریں۔ افطاری بنانے میں گھر والوں کی مدد کریں اور افطاری کے وقت غریبوں کو بھی یاد رکھیں۔

National Book Foundation

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ عربی زبان میں روزے کو کہتے ہیں:

(الف) صوم　　(ب) صلٰوۃ

(ج) زکوٰۃ　　(د) صدقہ

ب۔ رمضان کے روزے امت مسلمہ پر ہیں:

(الف) مستحب　　(ب) فرض

(ج) سنت　　(د) واجب

ج۔ روزہ فرض ہونے کی شرط کیا ہے؟

(الف) مال دار ہونا　　(ب) بالغ ہونا

(ج) طاقت ور ہونا　　(د) عالم ہونا

د۔ رمضان کے کون سے عشرے میں اعتکاف کرنا سنت ہے؟

(الف) پہلے عشرے میں　　(ب) دوسرے عشرے میں

(ج) تیسرے عشرے میں　　(د) پورے مہینے میں

ہ۔ روزہ کیوں فرض کیا گیا ہے؟

(الف) تقویٰ کے لیے　　(ب) توکل کے لیے

(ج) سچائی کے لیے　　(د) امانت کے لیے

National Book Foundation

2- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ اراکانِ اسلام سے کیا مراد ہے؟

ب۔ روزے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ روزے کی فرضیت کے بارے میں قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ لکھیں۔

د۔ اعتکاف اور شب قدر کا مختصر تعارف لکھیں۔

3- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں روزے کی اہمیت وفضیلت بیان کریں۔

ب۔ روزے کے فوائد تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- روزے کی اہمیت وفضیلت کے حوالے سے طلبہ اسمبلی یا کمرا جماعت میں معلومات پیش کریں۔
- گھر میں افطاری کی تیاری میں اپنے بڑوں کی مدد کریں۔
- اپنے دوستوں/سہیلیوں کے لیے افطاری کا انتظام کریں۔
- سورۃ القدر کا ایک چارٹ بنا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کے درمیان رمضان المبارک کے فضائل پر گفتگو کروائیں۔
- رمضان المبارک میں روزے کی اہمیت وفضیلت کے حوالے سے اسمبلی میں روزانہ بچوں کو آگاہ کریں۔

National Book Foundation

(2) حقوق اللہ

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- اللہ تعالیٰ کو خالق، مالک، رازق اور معبود سمجھتے ہوئے اس کے حقوق جان سکیں اور دعا کی اہمیت جان کر عملی زندگی میں اس کے عادی ہو سکیں۔

علم	صلاحیت
• اللہ تعالیٰ کے حقوق کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔ • دعا کی اہمیت و فضیلت سے آگاہ ہو سکیں۔	• اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہچان کر شکر ادا کرنے کے عادی بن سکیں۔ • دعا کی فضیلت جان کر عملی زندگی میں دعا مانگنے کی عادت اپنا سکیں۔ • تکلیف اور مصیبت میں صبر واستقامت اور توکل کا مظاہرہ کرنے والے بن سکیں۔

فرمانِ الٰہی!

وہی (اللہ) ہے جس نے تمھارے لیے پیدا فرمایا وہ سب کچھ جو زمین میں ہے۔

(سورۃ البقرۃ، آیت:۲۹)

ارشادِ الٰہی!

اور آپ بھروسا کیجیے اُس زندہ رہنے والے (رب) پر جسے کبھی موت نہیں آئے گی۔

(سورۃ الفرقان، آیت:۵۸)

حقوق اللہ کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کے حقوق، حقوق اللہ سے مراد وہ اعمال ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے لیے کرنا ہر انسان پر واجب ہے جیسے ہر انسان پر یہ لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ایک مانے اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ انسان کا خالق، مالک اور رازق ہے۔ اس نے انسان کو بہترین شکل وصورت پر پیدا کیا اور سننے، دیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت عطا کی۔ سورج، چاند، ستارے سب انسان کے فائدے کے لیے پیدا کیے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○ (سورۃ الذاریات، آیت:56)

ترجمہ: اور میں نے جنّوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا فرمایا کہ وہ میری عبادت کریں۔

اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تقاضا ہے کہ انسان زمین پر اس کا بندہ بن کر رہے۔ بندہ ہونے کی حیثیت سے انسان پر اللہ تعالیٰ کے بہت سے حقوق واجب ہیں۔ بندگی کا تقاضا ہے کہ انسان ان حقوق کو ادا کرے تا کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے سب سے پہلا حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا جائے اور اُسے ایک مانا جائے اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ دوسرا حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے۔ نماز، زکوٰۃ، حج اور روزہ بنیادی عبادات ہیں۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان کا تقاضا یہ ہے صرف اسی پر توکل اور بھروسا کیا جائے اور اپنے تمام معاملات اس کے سپرد کیے جائیں۔ دل کا اعتماد صرف اسی ذات پر ہو جو کارساز حقیقی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

جو شخص اللہ پر توکل کرے تو وہ اس کے لیے کافی ہے۔ (سورۃ الطلاق، آیت:۳)

National Book Foundation

اللہ تعالیٰ کا یہ بھی حق ہے کہ بندہ اپنے رب کا ہمیشہ شکر ادا کرے جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اُسے عطا کی ہیں۔ دل سے اُن کا اعتراف کرے اور زبان سے اُن نعمتوں پر کلماتِ شکر ادا کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد رکھنا اور اُس کا ذکر کرتے رہنا بھی شکر کا حصہ ہے۔ ایک حدیث میں ہے: اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اس لیے کہ وہ تمھیں اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے۔ (جامع ترمذی، حدیث: ۳۷۸۹)

اللہ تعالیٰ کا یہ بھی حق ہے کہ بندہ اپنے رب کی آزمائش پر صبر کرے۔ اگر مشکل حالات پیش آئیں تو حوصلے اور ہمت کے ساتھ ثابت قدمی اختیار کرے اور حق کا راستہ نہ چھوڑے کیونکہ صبر کرنے والے کو ہی مدد و نصرت حاصل ہوتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ:

شکر نصف ایمان ہے اور صبر نصف ایمان ہے اور یقین سارے کا سارا ایمان ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی، حدیث: ۴۴۴۸)

اللہ تعالیٰ کا ایک حق یہ بھی ہے کہ انسان اپنی ہر ضرورت کے لیے اُسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور اُس کے علاوہ کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر چھوٹی بڑی چیز کے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور مشکل دور کرنے کے لیے فریاد کرتے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بندے کی مشکلات کو دور کرنے والا نہیں ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ:

جس شخص کے لیے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے۔ (سنن ترمذی، حدیث ۳۵۴۸)

دوسری حدیث میں ہے کہ:

دعا مومن کا ہتھیار ہے دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نور ہے (مستدرک حاکم ۱۸۱۲)

نفع و نقصان کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے اور زندگی اور موت اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ غم اور خوشی بھی اُسی کی طرف سے ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نفع و نقصان کا مالک نہ سمجھیں۔ اُس کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ اپنی تمام اُمیدیں اُسی سے وابستہ رکھیں اور اُسی پر بھروسا کریں۔

National Book Foundation

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ نے بہترین شکل وصورت پر پیدا کیا:

الف۔ انسان کو ب۔ حیوان کو

ج۔ درندوں کو د۔ پرندوں کو

ب۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو کیوں پیدا فرمایا؟

الف۔ سیاحت کے لیے ب۔ عبادت کے لیے

ج۔ کھانے کے لیے د۔ کھیلنے کے لیے

ج۔ دنیا کی چیزیں کس کے لیے پیدا کی گئیں؟

الف۔ حیوانوں کے لیے ب۔ پرندوں کے لیے

ج۔ فرشتوں کے لیے د۔ انسانوں کے لیے

د۔ مومن کا ہتھیار کون سا عمل ہے؟

الف۔ ذکر کرنا ب۔ تلاوت کرنا

ج۔ دعا کرنا د۔ نماز پڑھنا

2۔ خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ ہر انسان پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ______ مانے۔

ب۔ اللہ تعالیٰ نے سورج، چاند اور ستارے سب ______ کے فائدے کے لیے پیدا کیے۔

ج۔ جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اُسے عطا کی ہیں ______ سے اُن کا اعتراف کرے۔

National Book Foundation

د۔ ہر چھوٹی بڑی چیز کے لیے بھی ________ سے دعا مانگنی چاہیے۔

ہ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بندے کی ________ دور کرنے والا نہیں ہے۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ حقوق اللہ سے کیا مراد ہے؟

ب۔ انسان کو پیدا کرنے کا مقصد کیا ہے؟

ج۔ بنیادی عبادات کون سی ہیں؟

د۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا مصیبت اور تکلیف کے وقت کیا معمول تھا؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ حقوق اللہ کی اہمیت بیان کریں۔

ب۔ حقوق اللہ کون کون سے ہیں۔ تفصیل سے لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- اللہ تعالیٰ کی چند نعمتوں کی فہرست بنائیں۔
- سبق میں شامل حقوق اللہ کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے دیگر حقوق کے بارے میں استاد محترم سے معلوم کریں۔
- دعا کی اہمیت کے حوالے سے ایک آیت قرآنی اور مستند حدیث مبارک تلاش کر کے لائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو اللہ تعالیٰ کے حقوق کے بارے میں آسان الفاظ میں تفصیل سے آگاہ کریں اور ان کی ادائیگی کی ترغیب بھی دیں۔
- طلبہ کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت راسخ کریں۔ انہیں شکر کرنے کے مختلف طریقے بتائیں اور نماز کی پابندی کی تاکید کریں۔

National Book Foundation

(3) تلاوتِ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- تلاوت کے احکام و آداب سے آگاہ ہو سکیں اور ان پر عمل کر سکیں اور مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق سے واقف ہو سکیں۔

علم	صلاحیت
• آخری آسمانی کتاب کے طور پر قرآن مجید کا تعارف جان سکیں۔ • دنیا و آخرت میں کامیابی کے لیے قرآن مجید کی اہمیت، عظمت اور فضائل جان سکیں۔ • مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق سے آگاہ ہو سکیں۔	• تلاوت کے احکام و آداب پر عمل کر سکیں۔ • اس بات پر ایمان پختہ کر سکیں کہ قرآن مجید ہی کلام اللہ ہے اور ہر قسم کی تحریف سے پاک ہے۔ • قرآن مجید پڑھنے اور سمجھنے کی ترغیب حاصل کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے نبی اور رسول بھیجے اُن میں سے بعض پر کتابیں نازل فرمائیں۔ ان کتابوں میں سے آخری کتاب قرآن مجید ہے۔ قرآن کے معنی ہیں کثرت سے پڑھی جانے والی کتاب، یہ کتاب پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیّین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **پر نازل ہوئی۔ قرآن مجید ساری دنیا کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔** اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور قیامت تک محفوظ رہنے والی کتاب ہے اس کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لہٰذا یہ قیامت تک ہر قسم کی تبدیلی اور تحریف سے پاک ہے۔

ارشادِ ربانی ہے۔ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا **ترجمہ: اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔ (سورۃ المزمل، آیت:4)**

دوسری جگہ ارشاد ہے: اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓىِٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ

ترجمہ: وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب عطا کی ہے وہ اس کی ایسے تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اِس کی تلاوت کرنے کا حق ہے یہی لوگ اُس پر ایمان رکھتے ہیں (سورۃ البقرۃ: آیت:۱۲۱)

> **فرمانِ الٰہی**
>
> بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل فرمایا۔ (سورۃ القدر، ۱)

قرآن مجید کی تلاوت نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **بہت شوق سے کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کثرت سے تلاوت کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ اسی طرح آپ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **نے فرمایا جو شخص قرآن پاک کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کو ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی دس گنا تک بڑھادی جاتی ہے۔ خیال رہے کہ الٓمّٓ ایک حرف نہیں بلکہ الف، لام، میم تین حروف ہیں۔** (جامع ترمذی:2910)

دوسری حدیث میں **تلاوت قرآن مجید کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی اکرم** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **نے فرمایا:**

"تم قرآن مجید پڑھو اس لیے کہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا"

(صحیح مسلم:1874)(وسائل الشیعہ، ج:6،ص:166)

National Book Foundation

تلاوت قرآن مجید کے آداب

قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے پہلے درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

- تلاوت شروع کرنے سے پہلے وضو کر لینا چاہیے۔
- قرآن مجید پڑھنے سے پہلے جسم، لباس اور جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔
- تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوذ اور تسمیہ پڑھنا چاہیے۔
- قرآن مجید کی تلاوت باقاعدگی سے کرنی چاہیے۔
- تلاوت درست تلفظ کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر کرنی چاہیے۔
- تلاوت کے دوران ادھر ادھر کی باتیں نہ کریں۔
- جب قرآن مجید پڑھا جا رہا ہو تو خاموشی اور توجہ سے تلاوت سنیں۔

فرمانِ نبوی

"وہ شخص جس کے دل میں قرآن کا کچھ حصہ یاد نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے" (جامع ترمذی، حدیث: 2913)

قرآن مجید کے حقوق درج ذیل ہیں۔

تجوید اور عمدگی کے ساتھ تلاوت کرنا۔ اس کے معانی اور مفہوم کو سمجھنا اس میں غور و فکر کرنا اس کی تعلیمات پر عمل کرنا اور یہ تعلیمات دوسروں تک پہنچانا۔ قرآن مجید میں غور و فکر اور تدبر کرنے کی تلقین و ترغیب اس لیے دی گئی ہے تاکہ اس کی سمجھ حاصل ہو اور اس کے احکام پر عمل کیا جائے۔ قرآن کریم کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر اور تدبر کے ساتھ کرنا ضروری ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام کریں۔ اس کے تمام آداب کا خیال رکھیں۔ اس کی تعلیمات کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں تاکہ ہمیں **اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل ہو** اور ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

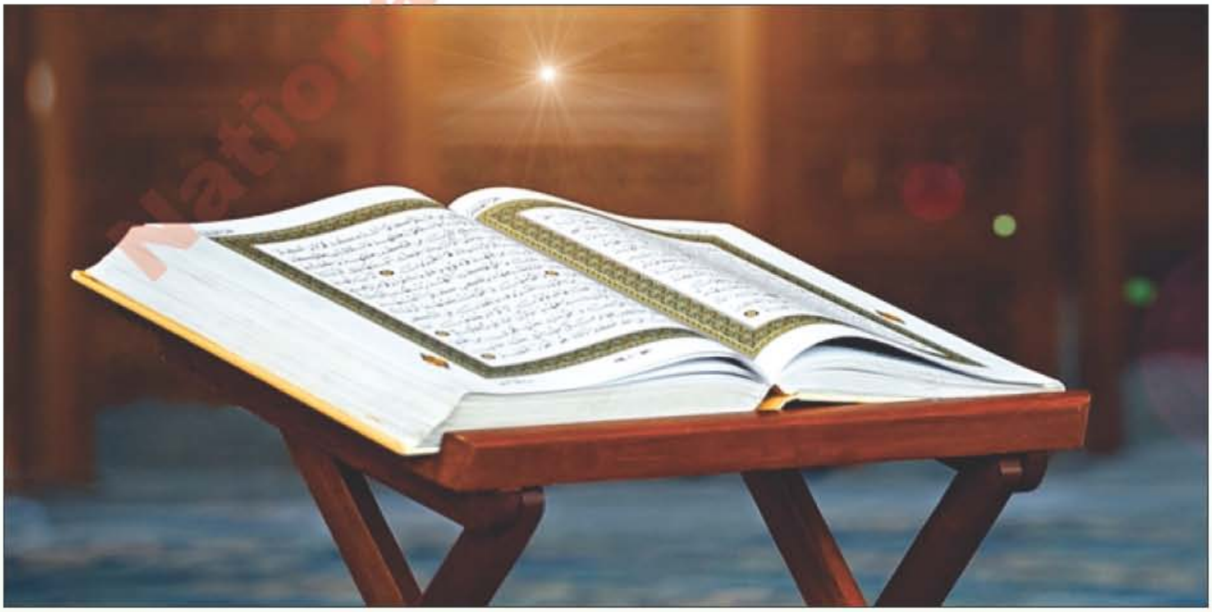

National Book Foundation

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ جس شخص کے دل میں قرآن کا کچھ حصہ بھی یاد نہ ہو اس کی مثال ہے:

الف۔ آباد گھر کی طرح
ب۔ ویران گھر کی طرح
ج۔ خوبصورت گھر کی طرح
د۔ بدصورت گھر کی طرح

ب۔ انسانوں کی رہنمائی کے لیے آخری کتاب ہے:

الف۔ زبور مقدس
ب۔ تورات مقدس
ج۔ انجیل مقدس
د۔ قرآن مجید

ج۔ قرآن مجید نازل کیا گیا:

الف۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر
ب۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر
ج۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ
د۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر

د۔ قرآن مجید رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے:

الف۔ ساری دنیا کے لیے
ب۔ خاص زمانے کے لیے
ج۔ خاص قوم کے لیے
د۔ خاص علاقے کے لیے

ہ۔ قرآن مجید نازل ہوا:

الف۔ شب قدر میں
ب۔ شب معراج میں
ج۔ شب عاشورہ میں
د۔ شب براءت میں

National Book Foundation

2۔ خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ قرآن مجید کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے ________ کرلینا چاہیے۔

ب۔ تلاوت قرآن مجید درست تلفظ کے ساتھ ________ کر کرنی چاہیے۔

ج۔ تلاوت کے دوران ________ کی باتیں نہ کریں۔

د۔ جب قرآن مجید پڑھا جارہا ہو تو خاموشی اور ________ سے تلاوت سنیں۔

ہ۔ نماز کے دوران قرآن مجید کی تلاوت ________ آواز میں کرنی چاہیے۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن مجید کا مختصر تعارف لکھیں۔

ب۔ الٓمّٓ پڑھنے پر کتنی نیکیاں ملتی ہیں؟

ج۔ ہم پر قرآن مجید کے کون سے حقوق ہیں؟

د۔ قرآن مجید کی تلاوت کی فضیلت کے بارے میں حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ قرآن مجید کی تلاوت کی اہمیت وفضیلت بیان کریں۔

ب۔ قرآن مجید کی تلاوت کے کوئی سے پانچ آداب تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- قرآن مجید کی تلاوت کے آداب پر ایک چارٹ تیار کریں اور کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- روزانہ کا تلاوت قرآن مجید کا جدول بنا کر استاد/ والدین کو دکھائیں۔
- فضائل قرآن کے عنوان کے تحت طلبہ کے درمیان مضمون نویسی کا مقابلہ کروایا جائے۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو قرآن مجید کے پیغام اور فضائل کے بارے میں تفصیل کے ساتھ آگاہ کریں۔
- طلبہ کو ناظرہ قرآن مجید کی تدریس کرواتے وقت آداب تلاوت کا خیال رکھا جائے۔

National Book Foundation

باب سوم:

سیرت طیبہ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

(1) نزولِ وحی کا واقعہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ اور نزول وحی کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ ہو سکیں اور عملی زندگی میں ان سے سبق حاصل کر سکیں۔

علم	صلاحیت
• حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ کے درج ذیل پہلوؤں سے آگاہ ہو سکیں: • نزول وحی • نزول وحی کے بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کردار • سورۃ العلق کی ابتدائی آیات کے مطابق علم کی اہمیت	• حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کلمات (صلہ رحمی، مصیبت زدوں کا بوجھ اٹھانے، ناداروں کی مدد، مہمان نوازی، آفتوں میں دوسروں کے کام آنے) کی روشنی میں رسول رَّسُولُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عظمتِ وکردار سے آگاہ ہو کر اس کی پیروی کر سکیں۔

جب نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک چالیس سال کے قریب ہوگئی تو آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **اللہ تعالیٰ** کی عبادت اور غور وفکر کے لیے غارِ حرا میں تشریف لے جاتے۔

ایک دن جب آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ معمول کے مطابق غارِ حرا میں عبادت اور غور وفکر میں مصروف تھے۔ تو آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو سورۃ العلق کی پہلی پانچ آیات پڑھنے کو کہا:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ
الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ (سورۃ العلق، آیت: 1-5)

ترجمہ: اپنے ربّ کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرمایا۔ آپ (صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پڑھیے اور آپ (صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کا ربّ بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ (جس نے) انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

National Book Foundation

یہ رمضان المبارک کا مہینا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی مرتبہ وحی نازل ہوئی تھی ۔وحی کا نازل ہونا ایک غیر معمولی واقعہ تھا۔اس غیر معمولی واقعہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طبیعت پر بہت زیادہ اثر کیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر لرزہ طاری ہوگیا۔آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ گھر تشریف لائے اور ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا کہ" مجھے چادر اوڑھا دو"۔

کچھ دیر آرام کرنے کے بعد جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طبیعت بحال ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو اس عظیم واقعہ کے بارے میں بتایا۔ انھوں نے ساری بات سن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی اور کہا:

فرمانِ الٰہی

ترجمہ: اسے امانت دار فرشتہ (جبریل علیہ السّلام) لے کر نازل ہوا ہے۔
آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کے دل پر تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں۔
(سورۃ الشعراء، آیت: ۱۹۳۔۱۹۴)

اللہ کی قسم! اللہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ یقیناً آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) صلہ رحمی کرتے ہیں ناتواں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، جو چیز لوگوں کے پاس نہیں وہ انہیں کما کر دیتے ہیں مہمان کی خاطر تواضع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں مدد کرتے ہیں۔(صحیح بخاری:3)

اس کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ اور اُن کو نزول وحی کے واقعہ کے بارے میں بتایا۔ ورقہ بن نوفل پہلی آسمانی کتابوں، تورات اور انجیل کا علم رکھتے تھے۔ انھوں نے یہ واقعہ سن کر کہا کہ یہ وہی ناموس ہے جو اس سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی لے کر آچکا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس امت کے نبی ہیں اگر میری زندگی نے ساتھ دیا تو میں ضرور آپ کی مدد کروں گا۔

مزید جانیے!

ناموس سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وحی میں علم کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ علم ایک ایسا نور ہے جو اچھائی اور برائی کو سمجھنے کی صلاحیت عطا کرتا ہے۔ ایک طالب علم کی حیثیت سے ہمیں علم کی اہمیت سے واقف ہونا چاہیے اور علم حاصل کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ محنت کرنی چاہیے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی جو صفات بیان فرمائیں ان میں ہمارے لیے سبق ہے کہ جو لوگ دوسروں کے کام آتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کبھی تنہا نہیں چھوڑتا اور ہر موقع پر ان کی مدد فرماتا ہے۔

National Book Foundation

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ غارِ حرا میں کس لیے قیام فرماتے تھے؟

الف۔ دعوت و تبلیغ کے لیے　　ب۔ حصول علم کے لیے

ج۔ ذکر و عبادت کے لیے　　د۔ خدمت خلق کے لیے

ب۔ **نزولِ وحی کے وقت آپ** صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **کی عمر مبارک تھی:**

الف۔ **تیس سال**　　ب۔ **چالیس سال**

ج۔ **پچاس سال**　　د۔ **ساٹھ سال**

ج۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی کن صفات کا ذکر کیا؟

الف۔ عبادت و ریاضت کا　　ب۔ علم و ذکر کا

ج۔ اخلاص اور تقویٰ کا　　د۔ خدمت و اخلاق کا

د۔ ورقہ بن نوفل نے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کیسے پہچانا؟

الف۔ وہ آسمانی کتب کا علم رکھتے تھے　　ب۔ وہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے رشتہ دار تھے

ج۔ وہ تجربہ کار اور جہاں دیدہ تھے　　د۔ وہ فلسفہ و حکمت کے ماہر تھے

ہ۔ ناموس سے کون مراد ہیں؟

الف۔ **حضرت اسرافیل علیہ السلام**　　ب۔ **حضرت جبرئیل علیہ السلام**

ج۔ **حضرت میکائیل علیہ السلام**　　د۔ **حضرت عزرائیل السلام**

National Book Foundation

2- خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ ایک دن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ معمول کے مطابق عبادت اور ______ میں مصروف تھے۔

ب۔ وحی کا نازل ہونا ایک ______ واقعہ تھا۔

ج۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ گھر تشریف لائے اور ______ کو کہا کہ "مجھے چادر اوڑھا دو"

د۔ پہلی وحی میں ______ کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

ہ۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مہمان کی ______ کرتے ہیں۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ پہلی وحی میں سورۃ العلق کی کتنی آیات نازل ہوئیں؟

ب۔ سورۃ العلق کی ابتدائی دو آیات کا ترجمہ لکھیں۔

ج۔ ورقہ بن نوفل کون تھے؟ مختصر لکھیے۔

د۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تسلی دینے کا واقعہ لکھیے۔

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ نزول وحی کا واقعہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

ب۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تسلی دینے کا واقعہ لکھیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

پہلی وحی کی آیات مع ترجمہ سنائیں۔

- نزول وحی کے بعد حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کلمات کے حوالے سے طلبہ اسمبلی / جماعت میں بتائیں گے۔
- علم کی اہمیت و فضیلت کے بارے میں آیات و احادیث کا چارٹ بنا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو وحی کا معنی و مفہوم سمجھائیں۔
- طلبہ کو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاکیزہ اخلاق کے بارے میں بتائیں۔
- طلبہ کو بتائیں کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد کی خوش خبری تمام آسمانی کتابوں میں موجود ہے۔ اس لیے ورقہ بن نوفل نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کی تصدیق کی۔

National Book Foundation

(2) دعوت و تبلیغ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ میں دعوت و تبلیغ کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ ہو سکیں اور عملی زندگی میں ان سے سبق حاصل کر سکیں۔

علم	صلاحیت
• دین اسلام کی تبلیغ کا مفہوم، ضرورت، اہمیت اور درج ذیل کے بارے میں جان سکیں: • دعوت اسلام کا آغاز (اہل خاندان و اقربا) • سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی شخصیات • قریش مکہ کی مخالفت • حضرت ابو طالب کا کردار • صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی مشکلات	• مذکورہ واقعات کو ترتیبِ زمانی سے اپنے الفاظ میں بیان کر سکیں۔ • نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے امت پر دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری کو بیان کر سکیں۔ • نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی مشکلات اور ثابت قدمی سے سبق حاصل کرتے ہوئے عملی زندگی میں نمونہ پیش کر سکیں۔

دعوت و تبلیغ کا مفہوم

دعوت و تبلیغ کا مطلب ہے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا اور اُن تک احکامِ الٰہی پہنچانا۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو دنیا میں اِسی مقصد کے لیے بھیجا گیا کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف بلائیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **کو بھی یہی حکم دیا۔ جیسا کہ ارشاد ہے:**

ترجمہ: اے رسول (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ)! پہنچا دیجیے جو کچھ آپ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر آپ کے ربّ کی جانب سے نازل فرمایا گیا ہے۔ (سورۃ المائدہ، آیت: ۶۷)

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **نے اس حکم پر پورا پورا عمل کیا اور دعوت و تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔**

> **مزید جانیے!**
>
> **دوسری وحی میں سورۃ المدثر کی ابتدائی سات آیات نازل ہوئیں۔**

پہلی وحی کے نزول کے کچھ عرصہ بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **پر دوسری وحی نازل ہوئی۔ دوسری وحی کے بعد آپ** صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کر دیا۔ ابتدا میں جن لوگوں نے آپ** صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **کی دعوت کو قبول کیا۔ اُن کے نام درج ذیل ہیں:**

- حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابتدا میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **نے دعوت و تبلیغ کا کام رازداری کے ساتھ کیا اور صرف قریبی لوگوں کو ہی دعوت پیش**

National Book Foundation

کی۔خفیہ تبلیغ کا سلسلہ تقریباً تین سال تک جاری رہا۔

اِس کے بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اپنے عزیز و اقارب کو اسلام کی طرف بلانے کا حکم دیا گیا۔

ترجمہ: (اے نبی خاتم النّبیّین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے۔ (سورۃ الشعراء، آیت: ۲۱۴)

دعوت ذوالعشیرہ

اس حکم کے مطابق آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے خاندان کے لوگوں کو کھانے پر بلایا اور اُن کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کے جواب میں صرف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا۔ اُس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر صرف دس سال تھی۔

نبوت کے چوتھے سال سے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کھلم کھلا اسلام کی تبلیغ شروع کر دی۔ دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو بے شمار تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔

> **مزید جانیے!**
>
> نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے خاندان والوں کو اسلام کی تبلیغ کے لیے کھانے پر بلایا اسے دعوت ذوالعشیرۃ کہا جاتا ہے

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ کفارِ قریش نے ان پر بہت ظلم و ستم ڈھائے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ایمان لائے تو ان کو گرم ریت پر گھسیٹا جاتا جس سے ان کے جسم کی کھال زخمی ہو جاتی۔ حضرت یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی اسلام قبول کرنے کی وجہ سے شہید کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ لوگ حضورِ اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی جان کے بھی دشمن ہو گئے۔ کافروں نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اسلام کی دعوت سے روکنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابوطالب نے ہمیشہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دیا اور ہر طرح آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مدد کی۔

جب کفار نے دیکھا کہ اُن کی ہر طرح کی مخالفت کے باوجود اسلام کی دعوت پھیل رہی ہے۔ تو سب مل کر حضرت ابوطالب کے پاس گئے اور کہا: کہ آپ اپنے بھتیجے کو دین کی تبلیغ سے روکیں یا اُن کے اور ہمارے درمیان سے ہٹ جائیں۔ حضرت ابوطالب نے نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سامنے قریش کا مطالبہ رکھا۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں تب بھی میں اس کام کو نہیں چھوڑوں گا۔ حضرت ابوطالب نے یہ سن کر فرمایا: بھتیجے! آپ جو چاہیں کریں میں آپ کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑوں گا" اور حضرت ابوطالب نے اپنی آخری سانس تک اس کو نبھایا۔

آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ آخری نبی ہیں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جس طرح دین کی تبلیغ کے لیے قربانیاں دیں اب یہ اُمت مسلمہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ دین کی تبلیغ کرے اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے۔

National Book Foundation

ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **کی اطاعت کریں اور** دین حق کی تبلیغ واشاعت کے لیے جدوجہد کریں **اور راستے میں پیش آنے والی مشکلات پر صبر کریں۔ مشکلات سے گھبرا کر نیکی کا راستہ** نہ چھوڑیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ علانیہ دعوت میں سب سے پہلے کن لوگوں کو تبلیغ کی گئی؟

الف۔ دوستوں کو
ب۔ رشتہ داروں کو
ج۔ اہل قبیلہ کو
د۔ اہل عرب کو

ب۔ کفارِ مکہ نے اصحاب کرام رضی اللہ عنھم کو کیوں تکالیف دیں؟

الف۔ ذاتی دشمنی کی وجہ سے
ب۔ سیاسی لڑائی کی وجہ سے
ج۔ قبول اسلام کی وجہ سے
د۔ مالی معاملات کی وجہ سے

ج۔ قریبی رشتہ داروں کو اسلام کی طرف بلانے کا حکم کس سورت میں دیا گیا:

الف۔ **سورۃ البقرہ میں**
ب۔ **سورۃ آل عمران میں**
ج۔ **سورۃ الشعراء میں**
د۔ **سورۃ المدثّر میں**

د۔ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دعوت ذوالعشیرۃ کا اہتمام کیوں فرمایا؟

الف۔ کھانے کھلانے کے لیے
ب۔ دعوت اسلام کے لیے
ج۔ شہر کے دفاع کے لیے
د۔ تجارتی سرگرمی کے لیے

National Book Foundation

2- خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ________ کے لوگوں کو کھانے پر بلایا۔

ب۔ قبولِ اسلام کے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر ________ سال تھی۔

ج۔ دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو بے شمار ________ برداشت کرنا پڑیں۔

د۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا ________ نے ہمیشہ آپ کا ساتھ دیا۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ دعوت و تبلیغ سے کیا مراد ہے؟

ب۔ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والوں کے نام لکھیں۔

ج۔ حضرت ابو طالب نے کس موقع پر نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حمایت کا اعلان کیا؟

د۔ دعوت تبلیغ کے سلسلے میں امت مسلمہ کی ذمہ داری کیا ہے؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی علانیہ تبلیغ کے بارے میں تحریر کریں۔

ب۔ دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ثابت قدمی کا واقعہ بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ مذکورہ واقعات کو ترتیب زمانی سے اپنے الفاظ میں بیان کریں۔
- سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی ہستیوں کے ناموں کی فہرست بنا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- سیرت کی کوئی کتاب پڑھیں اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ثابت قدمی کے چند واقعات سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر مشکل اور معیبت میں صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔ طلبہ کو مشکلات پر صبر کرنے پر آمادہ کریں۔

National Book Foundation

(3) ہجرت حبشہ (اُولیٰ وثانیہ)

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں اور ہجرتِ حبشہ سے آگاہ ہو سکیں اور عملی زندگی میں ان سے سبق حاصل کر سکیں۔

علم	صلاحیت
• ہجرت کا مفہوم اور ہجرتِ حبشہ کے بارے میں جان سکیں۔ ابتدائی سالوں میں نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی مشکلات کے متعلق آگاہ ہو سکیں۔ نجاشی اور اس کے کردار سے آگاہ ہو سکیں۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نجاشی کے دربار میں تقریر کے اہم نکات سے واقف ہو سکیں۔	• مذکورہ واقعات کو ترتیب کے لحاظ سے اپنے الفاظ میں بیان کر سکیں۔ • مشکلات پر صبر کرنے کی عادت اپنا سکیں۔

اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے دین کی حفاظت کے لیے گھر بار چھوڑنے کو ہجرت کہتے ہیں۔ ہجرتِ حبشہ سے مراد وہ ہجرت ہے، جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مکہ مکرمہ سے حبشہ کی طرف کی تھی۔ حبشہ عرب کے جنوب میں بحیرۂ احمر کے دوسرے کنارے پر واقع ہے۔ آج کل یہ علاقہ ایتھوپیا کہلاتا ہے۔

پہلی ہجرتِ حبشہ

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو نبوت کا اعلان کیے ہوئے پانچ سال ہو چکے تھے۔

> **مزید جانیے!**
> حبشہ براعظم افریقہ کا ملک ہے۔

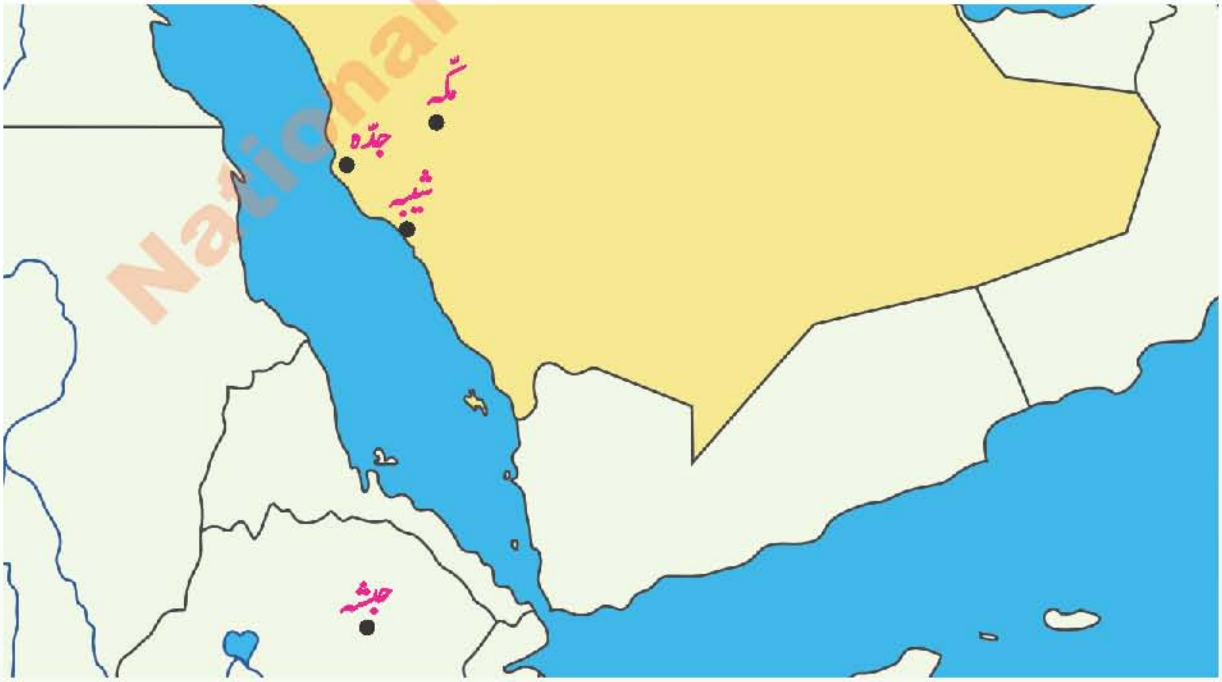

National Book Foundation

فرمانِ الٰہی

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے وہ زمین میں پناہ کے لیے بہت سی جگہیں اور وسعت (رزق) پائے گا۔ (سورۃ النساء، آیت: ۱۰۰)

اس عرصے میں جن لوگوں نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کو قبول کیا ان کو کفارِ مکہ کی طرف سے سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا یہاں تک کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا مکہ مکرمہ میں رہنا ناممکن بنا دیا گیا تھا۔ اس صورت حال میں رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو حکم دیا کہ تم لوگ حبشہ کی طرف ہجرت کر جاؤ۔ وہاں کا بادشاہ نجاشی ایک عادل حکمران ہے۔ چنانچہ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حکم کے مطابق مسلمانوں کا پہلا قافلہ جو بارہ (12) مردوں اور چار (4) عورتوں پر مشتمل تھا حبشہ روانہ ہوا۔ اس قافلے کے امیر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

دوسری ہجرتِ حبشہ

حبشہ میں یہ افواہ پھیل گئی کہ قریش کے سرکردہ لوگوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اس افواہ کی وجہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے مسلمان واپس آ گئے۔ مکہ مکرمہ پہنچ کر انھیں معلوم ہوا کہ افواہ جھوٹی تھی۔ کفار کے ظلم و ستم میں روز بروز اضافہ ہو رہا تھا۔ نبوت کے ساتویں سال مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے حبشہ کی طرف دوبارہ ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس قافلے میں تراسی (83) مرد اور انیس (19) عورتیں شامل تھیں۔ اس قافلے کے امیر حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ لوگ حبشہ پہنچ کر نہایت سکون و اطمینان سے رہنے لگے۔ یہاں وہ آزادانہ طریقے سے عبادات کرتے۔ مشرکینِ مکہ کے لیے مسلمانوں کا حبشہ میں سکون و اطمینان سے رہنا ناقابلِ برداشت تھا۔ انھوں نے مسلمانوں کو واپس لانے کے لیے نجاشی کے پاس ایک وفد بھیجا۔ یہ وفد دو افراد پر مشتمل تھا۔ وفد نے نجاشی کو کہا کہ یہ لوگ بے دین ہو گئے ہیں۔ آپ ان کو ہمارے حوالے کر دیں۔

نجاشی ایک انصاف پسند حکمران تھا۔ اُس نے یک طرفہ فیصلہ دینے کی بجائے مسلمانوں کی بات سننے کا فیصلہ کیا اور انھیں دربار میں بلا بھیجا۔ مسلمانوں نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ترجمانی کا فریضہ سونپا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نجاشی کے سوال پر کہا:

یاد رکھیے!

حبشہ کے بادشاہ کا نام اصحمہ تھا۔ اور نجاشی اس کا لقب تھا۔

"اے بادشاہ! ہم جاہل تھے، بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، برائیاں کرتے تھے، رشتہ داریاں توڑتے اور ہمسایوں سے بدسلوکی کرتے تھے۔ ہم اسی حالت میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ایک رسول چنا، جن کے اعلیٰ اخلاق، سچائی، امانت اور پاک دامنی کو ہم پہلے سے جانتے تھے۔ اُنھوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے سچے دین کی طرف بلایا۔ نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا حکم دیا۔ پاک دامنی اور صلہ رحمی کی تعلیم دی۔ اور ہم اُن پر ایمان لے آئے۔ اس وجہ سے ہماری قوم ہم سے ناراض ہو گئی۔ ہماری قوم نے ہم پر ظلم و ستم ڈھائے اور ہمیں ہمارے دین سے پھیرنے کے لیے سزائیں دیں۔ ہم نے اُن کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر آپ کے ملک میں پناہ لی۔ تاکہ ہم امن سے رہ سکیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کے ملک میں ہم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔"

National Book Foundation

نجاشی یہ گفتگو سن کر بولا: تمہارے نبی، اللہ تعالیٰ کا جو کلام لائے ہیں اس میں سے کچھ سناؤ۔

حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ مریم کی چند آیات پڑھ کر سنائیں۔ نجاشی پر ان کا بہت اثر ہوا۔ اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور بولا: اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ کلام اور انجیل مقدس دونوں ایک ہی چراغ کے نور ہیں۔ یہ کہہ کر اُس نے قریش کے لوگوں سے صاف کہہ دیا کہ میں ان لوگوں کو تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔

اس واقعے کے بعد قریش کے نمائندے واپس مکہ مکرمہ چلے گئے اور مسلمان حبشہ میں امن و سکون اور آزادی سے رہنے لگے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے دین اور عقیدے کی حفاظت کے لیے اپنے گھر بار چھوڑ دیے اور مکہ مکرمہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اس طرزِ عمل سے ہمیں یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کو مشکلات میں صبر کرنا چاہیے اور اپنے دین کی حفاظت کے لیے جان و مال کی قربانی دینے کے لیے تیار رہنا چاہیے اور اس راہ میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔

مسجد نجاشی، ایتھوپیا

National Book Foundation

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ مسلمانوں نے مکہ مکرمہ سے پہلی ہجرت کی:

الف۔ یمن کی طرف
ب۔ حبشہ کی طرف
ج۔ ایران کی طرف
د۔ مدینہ کی طرف

ب۔ ہجرت حبشہ کے لیے حبشہ کا اس لیے انتخاب کیا گیا کیوں کہ:

الف۔ وہاں بادشاہ عادل تھا
ب۔ وہ ملک خوش حال تھا
ج۔ وہاں لوگ خوش اخلاق تھے
د۔ وہ عرب کا پڑوسی ملک تھا

ج۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر میں نجاشی کس بات سے متاثر ہوا؟

الف۔ جوش خطابت سے
ب۔ اسلامی تعلیمات سے
ج۔ عمدہ اسلوبِ بیان سے
د۔ درست الفاظ کے استعمال سے

د۔ حبشہ کے بادشاہ کو کہتے تھے:

الف۔ قیصر
ب۔ کسریٰ
ج۔ نجاشی
د۔ مقوقس

ہ۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی حبشہ کی طرف ہجرت کی وجہ تھی:

الف۔ دین کے لیے
ب۔ تجارت کے لیے
ج۔ وطن کے لیے
د۔ راحت و آرام کے لیے

2۔ خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ حبشہ عرب کے جنوب میں ______ کے دوسرے کنارے پر واقع ہے۔

National Book Foundation

ب۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم دیا کہ گیا تم لوگ ______________ کی طرف ہجرت کر جاؤ۔

ج۔ نجاشی ایک ______________ حکمران تھا۔

د۔ مسلمان حبشہ پہنچ کر نہایت سکون اور ______________ سے رہنے لگے۔

ہ۔ اہل مکہ کا وفد ______________ افراد پر مشتمل تھا۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ ہجرت سے کیا مراد ہے؟

ب۔ پہلی ہجرت کے بعد مسلمان مکہ مکرمہ کیوں واپس آئے؟

ج۔ نجاشی نے سورۃ مریم کی آیات سن کر کیا کہا؟

د۔ مسلمانوں اور کفارِ مکہ کے معاملے میں نجاشی نے کیا کردار ادا کیا؟

4۔ تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر کا خلاصہ لکھیں۔

ب۔ ہجرت حبشہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- نقشے، گلوب یا گوگل میپ کی مدد سے حبشہ / ایتھوپیا کی نشاندہی کریں۔
- سبق میں شامل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالات زندگی کا مطالعہ کریں۔
- طلبہ مذکورہ واقعات کو ترتیبِ زمانی سے اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو ایتھوپیا کا نقشہ دکھائیں اور اس کے متعلق وضاحت کریں۔
- طلبہ کو سیرت کی کسی بھی کتاب سے ہجرت حبشہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کی ترغیب دیں۔

National Book Foundation

(4) شعب ابی طالب

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں اور شعب ابی طالب سے آگاہ ہو سکیں اور عملی زندگی میں ان سے سبق حاصل کر سکیں۔

علم	صلاحیت
• شعب ابی طالب کا تعارف جان سکیں۔ • حضرت ابو طالب کے کردار اور محصورین کی مشکلات سے آگاہ ہو سکیں۔ • محصورین کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد سے واقف ہو سکیں۔	• اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کے عادی بن سکیں۔ • شعب ابی طالب کے واقعہ کو اپنے الفاظ میں بیان کر سکیں۔

مزید جانیے!
شعب ابی طالب کوہ صفا اور مروہ کے قریب واقع ہے۔

عربی زبان میں دو پہاڑوں کے درمیان خالی جگہ کو شعب کہتے ہیں۔ یہ جگہ بنو ہاشم کی ملکیت تھی۔ حضرت ابوطالب بنو ہاشم کے سردار تھے۔ اس لیے اس جگہ کو شعبِ ابی طالب کہتے تھے۔

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو لوگوں کو اسلام کی دعوت پیش کرتے ہوئے چھے سال گزر چکے تھے۔ اس عرصے میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بہت سی مشکلات سے گزرنا پڑا۔ حتٰی کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک بڑی تعداد اپنے گھر بار چھوڑ کر حبشہ کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہوگئی۔ مگر اس کے باوجود مسلمانوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا۔ جو نئے لوگ اسلام قبول کر رہے تھے ان میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے بہادر حضرات بھی شامل تھے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ثابت قدمی کے ساتھ دعوت کے کام کو آگے بڑھا رہے تھے۔ اس صورتحال نے کفار کو مزید پریشان کر دیا اور اب انھوں نے انتہائی قدم اٹھانے کا فیصلہ کر لیا۔

یہ لوگ وادی محصب میں اکٹھے ہوئے اور بنو ہاشم کے خلاف ایک انتہائی ظالمانہ معاہدہ کیا۔ انھوں نے آپس میں اس بات پر اتفاق کیا کہ جب تک حضرت ابوطالب اپنے بھتیجے کو ہمارے حوالے نہ کر دیں گے اُس وقت تک نہ ان کے قبیلے میں شادی بیاہ کریں گے، نہ ہی ان کے ساتھ خرید و فروخت کریں گے اور نہ ان کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق رکھیں گے۔ اس قول و قرار پر مشتمل ایک تحریر لکھ کر خانہ کعبہ کے اندر لٹکا دی گئی تا کہ اس تحریر کی اہمیت ہر کوئی جان لے۔

اس معاہدے کے نتیجے میں حضرت ابوطالب نے اپنے سارے خاندان کو شعب ابی طالب میں جمع کر لیا۔ بنو مطلب نے بھی بنو ہاشم کا ساتھ دیا۔ جس طرح مشرکین نے اتحاد کا مظاہرہ کیا، اُس سے بڑھ کر ان دونوں خاندانوں نے رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

National Book Foundation

وَسَلَّمَ کی حفاظت کے لیے باہم عہد و پیمان کیے۔ سب نے اپنے سردار حضرت ابوطالب کی آواز پر لبیک کہا تھا۔ صرف ابولہب پورے خاندان میں ایک ایسا شخص تھا جس نے اپنے خاندان سے الگ ہو کر مشرکین کا ساتھ دیا۔

اس دوران بنو ہاشم کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مشرکین اُن تک کسی چیز کو نہیں پہنچنے دیتے تھے۔ انھوں نے جگہ جگہ پہرہ لگا دیا تھا تاکہ کوئی شخص بنی ہاشم کو کھانے پینے کی چیزیں فروخت نہ کر سکے۔ حالات اس قدر سخت ہو گئے کہ بعض اوقات ان لوگوں کو درختوں کے پتے کھانے پڑتے۔ مگر بنو ہاشم اور بنو مطلب نے ان سخت حالات کا بہادری سے مقابلہ کیا اور کفار کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔

یہ محاصرہ تین سال تک جاری رہا۔ ایک دن نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے چچا حضرت ابوطالب کو بتایا کہ قریش نے جو معاہدہ خانہ کعبہ میں لٹکایا ہے اُسے دیمک نے چاٹ لیا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کا نام باقی بچا ہے۔ حضرت ابوطالب قریش کو یہ بات بتانے کے لیے حرم میں تشریف لے گئے۔ اُدھر قریش کے کچھ انصاف پسند لوگ بھی یہ فیصلہ کر چکے تھے کہ اس ظلم کے خلاف آواز اٹھانا ضروری ہے۔ اس نیک کام کی ابتدا ہشام بن عمرو نے کی تھی اور کچھ مزید لوگوں نے اُس کا ساتھ دیا تھا۔ یہ لوگ بھی عین اُسی وقت حرم میں پہنچ گئے۔ انہوں نے اعلانیہ اس معاہدے کو ختم کرنے کی بات کی۔ دوسری طرف حضرت ابوطالب نے کہا کہ اگر بھتیجے کی بات سچ نہ ہو تو میں اُسے تمھارے حوالے کر دوں گا۔ جب خانہ کعبہ کے اندر سے معاہدے کی تحریر کو اتار کر لایا گیا تو واقعی اُس کو دیمک چاٹ چکی تھی۔ البتہ اللہ تعالیٰ کا نام محفوظ تھا۔ اس طرح یہ ظالمانہ معاہدہ خود بخود ختم ہو گیا اور بنو ہاشم محاصرے سے باہر آ گئے۔

پیارے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہر مشکل اور مصیبت میں ثابت قدم رہے اور صبر کا مظاہرہ کیا۔ لہٰذا ہمیں کسی بھی صورت میں صبر و استقامت کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہیے۔ کیسے ہی مشکل حالات ہوں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت پر نظر ہو کہ یہی کامیابی کا راستہ ہے۔

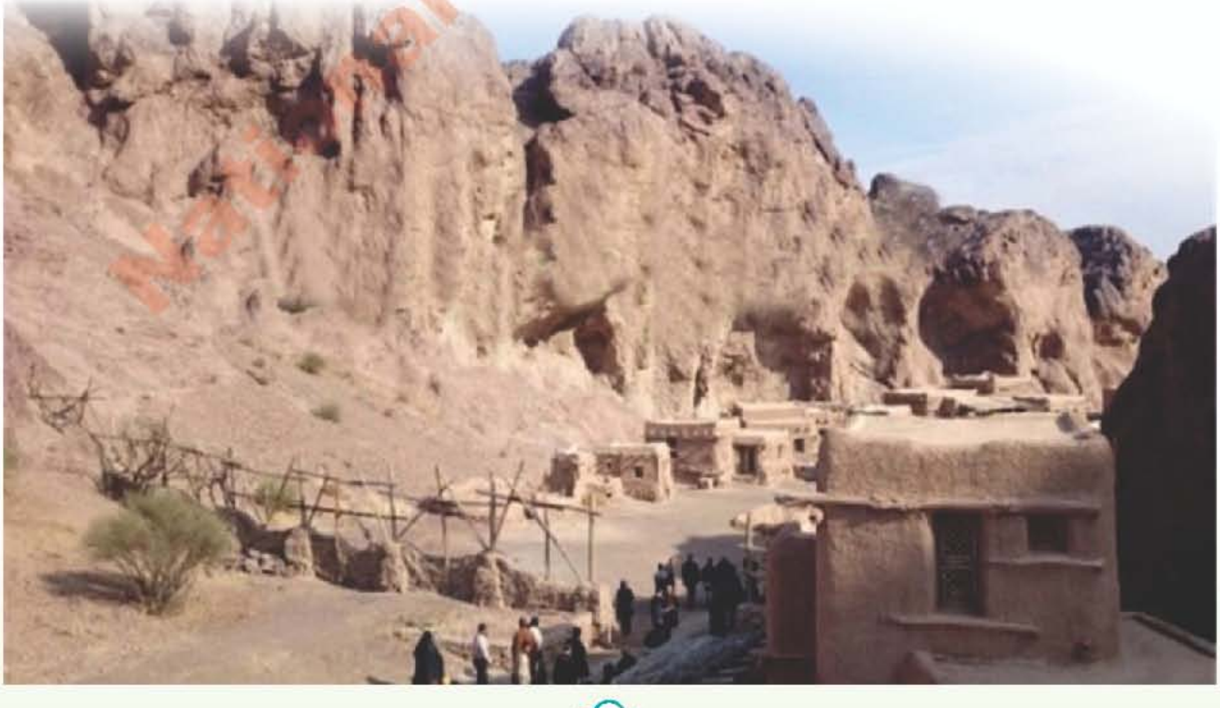

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ شعب سے مراد ہے:

الف۔ گھاٹی　ب۔ چوٹی　ج۔ میدان　د۔ صحرا

ب۔ شعب ابی طالب ملکیت تھی:

الف۔ بنوہاشم کی　ب۔ بنوعدی کی　ج۔ بنومخزوم کی　د۔ بنوامیہ کی

ج۔ قریش کے لوگ اکٹھے ہوئے:

الف۔ وادیٔ محصب میں　ب۔ وادیٔ طائف میں　ج۔ وادیٔ نمرہ میں　د۔ وادیٔ حنین میں

د۔ قریش کے بائیکاٹ کی وجہ تھی:

الف۔ خاندانی اختلافات　ب۔ اقتدار کا حصول　ج۔ اسلام کی اشاعت روکنا　د۔ مالی اختلافات

ہ۔ قریش کے معاہدے کی تحریر کو چاٹ لیا:

الف۔ دیمک نے　ب۔ چیونٹی نے　ج۔ چھپکلی نے　د۔ کیڑوں نے

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ اس بائیکاٹ کے نتیجے میں ________ کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

ب۔ اس قول وقرار پر مشتمل ایک تحریر لکھ کر ________ کے اندر لٹکا دی گئی۔

ج۔ حالات اس قدر سخت ہو گئے کہ بعض اوقات ان لوگوں کو ________ کھانے پڑے۔

د۔ محاصرے کو ختم کرنے کی ابتدا ________ نے کی تھی۔

ہ۔ سب لوگ وادی ________ میں اکٹھے ہوئے۔

National Book Foundation

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ بنو ہاشم کے سردار کون تھے؟

ب۔ شعب ابی طالب کا واقعہ کس سال پیش آیا؟

ج۔ مسلمانوں کے خلاف قریش کا کیا معاہدہ تھا؟

د۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے محاصرے میں کس طرزِ عمل کا مظاہرہ کیا؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ شعب ابی طالب کا پس منظر بیان کریں۔

ب۔ شعب ابی طالب میں بنو ہاشم کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

سرگرمیاں برائے طلبہ

- شعب ابی طالب میں پیش آنے والے واقعات کی مزید تفصیل جاننے کے لیے سیرت طیبہ کی کسی کتاب کا مطالعہ کریں۔
- مشکل وقت میں کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے، اسوۂ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں آپس میں بات چیت کریں۔

برائے اساتذۂ کرام

- شعب ابی طالب کا سبق پڑھاتے وقت بچوں کو شعب اور محاصرے کا مفہوم آسان زبان میں بیان کریں۔
- محاصرے اور بائیکاٹ کا مطلب بھی سمجھائیں اور اس سلسلے میں پیش آنے والی مشکلات کو بھی بیان کریں۔

National Book Foundation

(5) عامُ الحُزْن

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ ہو سکیں اور عملی زندگی میں ان سے سبق حاصل کر سکیں۔

علم	صلاحیت
عام الحزن کا معنی و مفہوم جان سکیں۔ • نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی میں حضرت ابو طالب اور حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کردار سے واقف ہو سکیں۔	• پریشانی اور غم کے موقع پر نبی کریم کے طرزِ عمل کو اپنا سکیں۔

عربی زبان میں عام کے معنی "سال" کے اور حزن کے معنی "غم" کے ہیں، عام الحزن کا مطلب ہے غم کا سال۔

مزید جانیے!

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب طاہرہ تھا۔

نبوت کے دسویں سال نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **کو دو عزیز ہستیوں کی جدائی کا غم سہنا پڑا۔ ان میں سے ایک نبی اکرم** صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **کے چچا حضرت ابو طالب تھے۔ انھوں نے نبی اکرم** صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **کی نہایت محبت و شفقت سے پرورش کی تھی۔**

جب آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جوان ہوئے تو وہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو تجارتی سفر میں اپنے ساتھ لے کر جاتے تھے۔ **اور جب آپ** صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **نے نبوت کا اعلان کیا اور اسلام کی طرف بلانا شروع کیا تھا تو انھوں نے زندگی کے آخری دم تک آپ** صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **کا ساتھ دیا۔** حضرت ابو طالب بنو ہاشم کے سردار تھے اور خانہ کعبہ کے منتظم تھے۔ قریش میں ان کا بڑا مقام و رتبہ تھا انھوں نے ہر طرح سے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا تحفظ کیا اور ہر موقع پر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دیا۔ حتیٰ کہ قریش کے سرداروں کے دباؤ کے باوجود آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حمایت سے دست بردار نہ ہوئے۔ **حضرت ابو طالب کی حمایت کی وجہ ہی سے قریش نبی اکرم** صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **کے خلاف انتہائی قدم اٹھانے سے ڈرتے تھے۔ یہ عزیز ہستی شعب ابی طالب میں محاصرے کے خاتمے کے بعد جلد ہی دنیا سے رخصت ہوگئی۔ چچا جان کی جدائی نے نبی اکرم** صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **کو بے حد غم زدہ کر دیا۔**

حضرت ابو طالب کی وفات کے کچھ عرصے بعد ہی آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی دنیا سے رخصت ہوگئیں۔ اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم** صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **کے لیے بہت بڑا سہارا تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر دکھ درد میں نبی کریم** صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **کی برابر کی شریک تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا سارا مال و اسباب اللہ تعالیٰ کی خاطر آپ** صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **پر قربان کر دیا تھا۔**

National Book Foundation

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **کی رفاقت میں پچیس سال گزارے۔ اس عرصے میں انھوں نے نبی اکرم** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **کی خدمت میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ اور ہر مشکل میں آپ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **کی غمگساری کی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جدائی نے آپ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **کے غم میں مزید اضافہ کر دیا۔ لیکن آپ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **نے اسلام کی تبلیغ کا کام پھر بھی جاری رکھا۔**

عام الحزن سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ حالات خواہ کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہو جائیں انسان کو ہمت نہیں ہارنی چاہیے اور اپنی ذمہ داری کو نبھانا چاہیے جیسا کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **کے طرزِ عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ انتہائی مشکل حالات میں بھی آپ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **نے تبلیغ کے فرض کو ترک نہیں کیا۔**

اگرچہ مکہ مکرّمہ کے لوگوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بات سننے سے انکار کر دیا تھا مگر اس کے باوجود آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے طائف جانے کا ارادہ کر لیا۔ یہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے عزم وہمت کی دلیل ہے۔ ہمیں بھی کسی حال میں ہمت نہیں ہارنی چاہیے اور ہر حال میں اپنی ذمہ داری کو نبھانا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت یقین رکھنی چاہیے۔

National Book Foundation

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حزن کے معنی ہیں:

الف۔ غم　　　ب۔ خوشی

ج۔ بیماری　　　د۔ صحت

ب۔ عام الحزن کے بعد نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تبلیغ کے لیے کہاں تشریف لے گئے؟

الف۔ یمن　　　ب۔ نجران

ج۔ طائف　　　د۔ تبوک

ج۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنا مال کس لیے خرچ کیا؟

الف۔ رشتہ داری کی وجہ سے　　　ب۔ اسلام کے فروغ کے لیے

ج۔ تجارت کے فروغ کے لیے　　　د۔ خوش حالی اور ترقی کے لیے

د۔ حضرت ابو طالب کس قبیلے کے سردار تھے؟

الف۔ بنو مخزوم　　　ب۔ بنو ہاشم

ج۔ بنو عدی　　　د۔ بنو تیم

ہ۔ عام الحزن کہلاتا ہے:

الف۔ نبوت کا ساتواں سال　　　ب۔ نبوت کا دسواں سال

ج۔ نبوت کا گیارھواں سال　　　د۔ نبوت کا بارھواں سال

National Book Foundation

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

جس وقت لوگوں نے میرا انکار کیا وہ مجھ پر ایمان لائیں، جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا انھوں نے میری تصدیق کی جس وقت لوگوں نے مجھے محروم کیا انھوں نے مجھے اپنے مال میں شریک کیا اور اللہ نے مجھے ان سے اولاد دی۔ (مسند احمد، حدیث: 24864) (بحار الانوار، ج: 14، ص: 12)

2- خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ عام کے معنی ______ کے ہیں۔

ب۔ قریش کے لوگ حضرت ______ کی وجہ سے انتہائی قدم اٹھانے سے ڈرتے تھے۔

ج۔ حضرت ______ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

د۔ عام الحزن میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ______ ترک نہیں کی۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ عام الحزن سے کیا مراد ہے؟

ب۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ کتنا عرصہ رہیں؟

ج۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت کے بارے میں حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت ابو طالب نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا کس طرح ساتھ دیا؟

ب۔ اس سبق میں ہمارے لیے کیا درس ہے؟

سرگرمی برائے طلبہ

- حضرت ابو طالب اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کردار کے اہم پہلوؤں کی فہرست بنائی جائے۔
- حضرت ابو طالب اور سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد کے ناموں پر مبنی فہرست بنائی جائے۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت پڑھنے کے لیے کوئی کتاب تجویز کریں۔
- طلبہ کو بتائیں کہ حضرت ابو طالب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ہیں۔

National Book Foundation

(6) سفرِ طائف

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین **صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ** کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ ہو سکیں اور عملی زندگی میں ان سے سبق حاصل کر سکیں۔

علم	صلاحیت
• سفر طائف کا مقصد اور سرداروں کے رویے کے بارے میں آگاہ ہو سکیں۔ • اہل طائف کے لیے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعا سے آگاہ ہو سکیں۔	• سفر طائف کے واقعات جان کر صبر و تحمل اور برداشت جیسی خصوصیات کو اپنا سکیں۔

عام الحزن کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **تبلیغ دین کے لیے طائف تشریف لے گئے۔ طائف عرب کا مشہور شہر ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً 90 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ بعثت کا دسواں سال تھا۔**

اس سفر میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **کے ساتھ تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ سفر پیدل فرمایا۔ آپ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **راستے میں جس قبیلے کے پاس گزرتے تھے اُسے اسلام کی دعوت پیش کرتے تھے۔**

جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **طائف پہنچے تو سب سے پہلے آپ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **طائف کے تین سرداروں کے پاس تشریف لے گئے، یہ تینوں سگے بھائی تھے۔ آپ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **نے انھیں اسلام** قبول کرنے کی دعوت دی مگر انھوں نے بدتمیزی سے گفتگو کی اور اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **نے شہر کے عام لوگوں کو اسلام کی دعوت پیش کی مگر کوئی شخص آپ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **کی بات سننے کے لیے تیار نہیں تھا۔ اس کے باوجود آپ نے دس (10) دن تک دعوت اسلام کا سلسلہ جاری رکھا۔ واپسی پر سرداروں نے شہر کے شریر اور آوارہ لڑکوں کو آپ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **کے پیچھے لگا دیا۔ انھوں نے آپ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **کو پتھر مار مار کر زخمی کر دیا۔** وہاں عتبہ و شیبہ کا باغ تھا وہ دونوں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے رشتہ دار تھے **آپ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس باغ میں پناہ لی۔

عتبہ و شیبہ نے جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی یہ حالت دیکھی تو اپنے غلام عداس کے ہاتھ انگور کا ایک گچھا آپ کی خدمت میں بھیجا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بسم اللہ پڑھ کر انگور تناول فرمایا۔ اس نے کہا کہ یہ کلام پڑھنا تو اس علاقے کے لوگوں کی عادت نہیں ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا تمھارا تعلق کس علاقے سے ہے؟ اور تمھارا دین کیا ہے؟ اس نے کہا میں نصرانی ہوں اور میرا تعلق نینوٰی سے ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا حضرت یونس علیہ السلام بھی نینوٰی سے تھے اس نے کہا آپ انہیں کیسے جانتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا وہ

National Book Foundation

ہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا وہ میرے بھائی ہیں وہ بھی نبی تھے اور میں بھی نبی ہوں۔ عداس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سر مبارک اور ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا اور اسلام قبول کر لیا۔

اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **انتہائی غم کی کیفیت میں تھے کہ جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ پہاڑوں کا فرشتہ بھی میرے ساتھ ہے۔ اگر آپ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **اجازت دیں تو اس شہر کو دونوں پہاڑوں کے درمیان پیس کر رکھ دیا جائے۔ آپ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **نے فرمایا:**

"مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی آنے والی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی کریں گے۔" (صحیح بخاری، حدیث: 3231) (بحار الانوار ج:83، ص:122)

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **کا یہ فرمان آپ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **کے اعلیٰ کردار اور عفو و درگزر کی دلیل ہے کہ طائف والوں کی بدسلوکی پر بھی آپ نے اُن کے خلاف بددعا نہ کی بلکہ فرمایا کہ امید ہے ان کی اولاد ضرور اللہ تعالیٰ کا دین قبول کرے گی۔**

سفر طائف کے واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مصائب اور مشکلات کو برداشت کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنّت ہے اور زندگی میں پیش آنے والی مشکلات پر صبر کرنا بھی ضروری ہے۔ اسوۂ حسنہ کا تقاضا ہے کہ ہم بھی صبر اور ثابت قدمی جیسی اعلیٰ اخلاق صفات کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں اور اگر کوئی مشکل یا آزمائش پیش آجائے تو حق کے راستے پر قائم رہیں۔

مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ طائف شہر ہے:

الف۔ مصر کا ب۔ ایران کا

ج۔ عرب کا د۔ حبشہ کا

ب۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے طائف کا سفر کیوں فرمایا؟

الف۔ تجارت کے لیے ب۔ زراعت کے لیے

ج۔ تبلیغ ودعوت کے لیے د۔ سیاحت کے لیے

ج۔ سفرِ طائف میں نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھی تھے:

الف۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ب۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ د۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

د۔ عتبہ و شیبہ نے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو انگور کا گچھا کیوں بھجوایا؟

الف۔ اسلام کی وجہ سے ب۔ رشتہ داری کی وجہ سے

ج۔ مسافر ہونے کی وجہ سے د۔ نیکی و تقویٰ کی وجہ سے

ہ۔ عداس نے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی کس بات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا؟

الف۔ زخمی ہونے کی وجہ سے ب۔ معجزہ دیکھنے کی وجہ سے

ج۔ کھانے پر تسمیہ پڑھنے کی وجہ سے د۔ عتبہ و شیبہ کی رشتہ داری کی وجہ سے

National Book Foundation

2- خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ عام الحزن کے بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم تبلیغ دین کے لیے ______ تشریف لے گئے۔

ب۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے طائف کا سفر ______ فرمایا۔

ج۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے ایک ______ میں پناہ لی۔

د۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے طائف کے ______ سرداروں کو اسلام کی دعوت دی۔

ہ۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے نبوت کے ______ سال طائف کا سفر فرمایا۔

3- مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے طائف کا سفر کیوں فرمایا؟

ب۔ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے جس باغ میں پناہ لی وہ کس کی ملکیت تھا؟

ج۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے پاس کیا پیغام لے کر آئے؟

د۔ سفرِ طائف سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت عداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کا واقعہ بیان کریں۔

ب۔ سفر طائف کا واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سفر طائف کا واقعہ کہانی کی صورت میں بتائیں۔
- والدین اور اساتذہ کی مدد سے وہ دعا تلاش کریں جو نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے سفر طائف کے موقع پر مانگی۔
- سعودی عرب کے نقشہ پر طائف کا شہر تلاش کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو اس باغ کے بارے میں بتائیں جس میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے پناہ لی۔
- طلبہ کی توجہ اس جانب مبذول کروائیں کہ محنت کا نتیجہ اگر فوراً نہ ملے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ اپنی محنت جاری رکھنی چاہیے۔

National Book Foundation

National Book Foundation

Approved by Government of Pakistan
Ministry of Federal Education & Professional Training
National Curriculum Council Secretariat
vide letter No. F.No. 1-6 (2023)-NCC/Dir/NBF Dated: August 7, 2023

قومی ترانہ

پاک سَر زمین شاد باد! کشورِ حسین شاد باد!
تو نشانِ عزمِ عالی شان ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد!

پاک سر زمین کا نِظام قُوتِ اُخُوتِ عوام
قوم ، مُلک ، سلطنت پائندہ تابندہ باد!
شاد باد منزلِ مُراد!

پرچم ستارہ و ہلال رہبرِ ترقی و کمال
ترجُمانِ ماضی، شانِ حال جانِ اِستقبال
سایۂ خُدائے ذُوالجلال!

National Book Foundation

نیشنل بُک فاؤنڈیشن
بطور
وفاقی ٹیکسٹ بُک بورڈ، اسلام آباد